سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سوموار، 18۔ مئی 2015

(یوم الاثنین، 28۔ رجب المرجب 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: چودھواں اجلاس

جلد 14: شمارہ 2

103

ایجنڈا
برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب
منعقدہ 18۔ مئی 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

آرڈیننس ایوان کی میز پر رکھنا

آرڈیننس (ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

مسودہ قانون پیش کرنا

مسودہ قانون اوکاڑہ یونیورسٹی 2015

ایک وزیر مسودہ قانون اوکاڑہ یونیورسٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

105

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

سوموار، 18۔ مئی 2015

(یوم الاثنین، 28۔ رجب المرجب 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر 2 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يَنطِقُ عَنِ
الْهَوَىٰ ﴿٣﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ﴿٥﴾ ذُو مِرَّةٍ
فَاسْتَوَىٰ ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ
قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ﴿٩﴾ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ﴿١٠﴾

سورة النّجم آیات 1 تا 10

تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے (1) کہ تمہارے رفیق (محمد) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (2) اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں (3) یہ (قرآن) تو حکم اللہ ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے (4) ان کو نہایت قوت والے نے سکھایا (5) (یعنی جبرائیل) طاقتور نے پھر وہ پورے نظر آئے (6) اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے میں تھے (7) پھر قریب ہوئے اور اَور آگے بڑھے (8) تو دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم (9) پھر اللہ نے اپنے بندے کی طرف جو بھیجا سو بھیجا (10)

وماعلینا الاالبلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہم سوئے حشر چلیں گے شہِ ابرار کے ساتھ
قافلہ ہوگا رواں قافلہ سالار کے ساتھ
رہ گئے منزل سدرہ پر پہنچ کر جبرائیل
چل نہیں سکتا فرشتہ تیری رفتار کے ساتھ
یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
کون روتا ہے لپٹ کر درودیوار کے ساتھ
پُل سے مُجھ سا بھی گناہگار گزر جائے گا
ہو گی سرکار کی رحمت جو گناہگار کے ساتھ

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کے کئے ہوئے فیصلے ہیں اور اگر آپ خود ہی اس کو bulldoze کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اعتراض نہیں ہے کیونکہ آپ قائد حزب اختلاف ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بہت اہم issue ہے۔

جناب سپیکر: پلیز! مجھے یہ تو بولنے دیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، قائد حزب اختلاف!

کوٹ خواجہ سعید شاد باغ لاہور میں چھ بچوں کا زندہ جل جانا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر معاملہ اتنا سنگین ہو تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی پڑتی ہے۔ ہماری بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ایک understanding تھی کہ وقفہ سوالات سے پہلے کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھائیں گے لیکن معاملہ یہ ہے کہ کل لاہور کی تاریخ کا بدترین واقعہ ہوا ہے۔ کوٹ خواجہ سعید شاد باغ میں چھ بچے زندہ roast ہو گئے اور ڈیڑھ گھنٹے تک چیخ و پکار ہوتی رہی۔ وہاں پر ریسکیو 1122 کی گاڑی پہنچتی ہے جسے ڈرائیور لے کر آتا ہے تو جب وہ پانی کا نل کھولتا ہے تو وہ jam تھا جس میں سے پانی نہیں نکلتا۔ اس کے آدھے گھنٹے بعد فائر بریگیڈ کی گاڑی آتی ہے جس کا پائپ جوڑ کر کہتے ہیں کہ پانی on کرو تو وہ کہتا ہے کہ ٹینکر خالی ہے۔ خدا کے لئے across the board کچھ کریں۔ میں کوئی سیاسی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن آج یہ لمحہ فکریہ ہے کہ پنجاب کے دس کروڑ عوام کس کے رحم و کرم پر ہیں؟ یہ اربوں روپے کا بجٹ جو ہم ان اداروں کو دیتے ہیں وہ کہاں جاتا ہے یعنی ایک سانحہ ہو جاتا ہے اور جس گھر کے چھ جوان بچے جو تڑپتے رہتے ہیں، بلکتے رہتے ہیں اور مدد کو پکارتے رہتے ہیں ان کی مدد کے لئے کچھ نہیں ہوتا؟ یہ شہر لاہور ہے کوئی پنجاب کا دُور دراز گاؤں نہیں ہے۔ یہ شہر لاہور جہاں ہر سال کھربوں روپے کا بجٹ حکومت لگاتی ہے اور اس پورے سسٹم پر یہ ایک سوالیہ نشان ہے جسے ہم پہلے کہتے تھے کہ دیمک زدہ ہے لیکن اب یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ collapse ہو چکا ہے۔ اس سسٹم سے

عوام کو relief نہیں مل سکتا کیونکہ لوگوں کے جان و مال محفوظ نہیں ہیں۔ یہ اتنا افسوسناک واقعہ ہے کہ پورے پنجاب کی مائیں، بہنیں، بیٹیاں اور والدین سوگ کی کیفیت میں ہیں۔ وہ سوالیہ نشان ہیں اور پوچھتے ہیں کہ ہمارے حکمران کدھر ہیں، ہمارے ادارے کدھر ہیں، ہمارے رکھوالے کدھر ہیں، پولیس کدھر ہے، ہماری 1122 کدھر ہے، فائر بریگیڈ کا عملہ کدھر ہے، ہمیں relief دینے والے کدھر ہیں، good governance کا دعویٰ کرنے والے کدھر ہیں اور good governance کہاں نظر آرہی ہے؟ یہ وہ ساری باتیں ہیں جن پر ہم سب کو اس ایوان کے اندر سوچنا ہوگا۔ یہ نہ صرف مسلم لیگ، تحریک انصاف، پیپلز پارٹی، (ق) لیگ یا جماعت اسلامی کی بات ہے بلکہ یہ پنجاب کے دس کروڑ عوام کے بنیادی حقوق کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آج اپوزیشن کی تمام پارٹیوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم سیاہ پٹیاں باندھ کر اس واقعہ کے خلاف یہاں ایوان میں آئیں گے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ وقفہ سوالات کے بعد ایک مذمتی قرارداد اور اس واقعہ میں جو لوگ شہید ہوئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے اور آپ سے گزارش ہے کہ rules suspend کر کے ہمیں اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے تو اس میں تمام پاکستانی اور ہم سب افسوس کرتے ہیں۔ اس میں دلی طور پر بہت صدمہ ہوا ہے لیکن کہیں اگر negligence ہوئی ہے تو اس کے بارے میں منسٹر صاحب بتائیں گے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف نے نہ صرف اپوزیشن کی طرف سے ان سب باتوں کا اظہار کیا ہے بلکہ اس پورے ایوان کا consensus بھی ایسا ہی ہے۔ یقیناً وہ ادارے جن کی نشاندہی جہاں سے بھی کی گئی ہے اور کل پورے میڈیا میں اور دیگر اداروں تک بھی یہ بات پہنچی ہے جس پر چیف منسٹر نے فوری انکوائری کے لئے کہہ دیا ہے۔ اس انکوائری کو فوری طور پر مکمل کر کے ہم کوشش کریں گے کہ اس کی رپورٹ سے اس ایوان کو apprise کیا جائے۔ اس انکوائری میں جن لوگوں نے negligence show کی ہے یا اداروں میں جو کمی ہے اس کے لئے کمیٹی جو سفارشات مرتب کرے گی اس پر ہم عملدرآمد کرانے کی پوری کوشش کریں گے بلکہ کرنی بھی چاہئے۔ جن جذبات کا اظہار اپوزیشن کی طرف سے کیا گیا ہے حکومتی بنچوں کی طرف سے بھی یہی

جذبات موجود ہیں کیونکہ یہ عظیم سانحہ ہے۔ یقیناً اس کے لئے جیسے ہی وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے تو اس کے بعد فاتحہ خوانی بھی کی جائے گی اور یہ concern انشاء اللہ ہم آگے بھی لے کر جائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اس کے بعد دعائے مغفرت بھی کروائیں گے۔ میں ایک اور گزارش بھی آپ سب سے کرنا چاہوں گا کہ ممبران سوالات دیتے ہیں لیکن جب اجلاس شروع ہوتا ہے تو اکثر اُن ممبران کی غیر حاضری ہوتی ہے جنہوں نے سوال دیا ہوتا ہے کیونکہ ان کو یہ پتا ہوتا ہے کہ کوئی نہ کوئی ممبر ہمارے behalf پر بات کر لے گا۔ میرے خیال میں اس سے اجتناب کیا جائے تو بہتر ہے تاکہ سوال دینے والے معزز ممبر کو احساس ہو۔

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: میں نے وقفہ سوالات کے لئے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وقفہ سوالات شروع ہے۔ پہلا سوال نمبر 1127 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کی بہتری اور اس ایوان کی بہتری کے لئے بھی گزارش کی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ کے لئے گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے متعلق میرے سوالات kill کیوں کر دئیے جاتے ہیں، بس اتنا ہی سوال ہے اور اگر اریگیشن منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہیں تو بتا دیں؟

جناب سپیکر: آپ کے سوال وہ kill نہیں کر سکتے کیونکہ سوال اسمبلی سیکرٹریٹ سے kill ہوتا ہے جس کا جواب ہم آپ کو دے دیں گے۔ اس حوالے سے بعد میں جواب دیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 2509 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2510 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3129 جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3903 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4245 جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4419 جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4617 جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5529 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5782 محترمہ شبینہ زکریا بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5784 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5785 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 5800 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*5800: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کی کتنی اراضی کہاں کہاں واقع ہے، تفصیل بتائیں؟

(ب) مذکورہ زمین اس وقت کس کس کے استعمال میں ہے اس سے محکمہ کو کتنی سالانہ آمدن ہو رہی ہے؟

(ج) کون کون سی اراضی ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے، ان کے نام اور اراضی کی مکمل تفصیل بتائیں؟

(د) ان قابضین سے اراضی واگزار کروانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے نیز یہ کہ اراضی واگزار نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) محکمہ انہار ساہیوال ڈویژن کے پاس 5414 ایکڑ اراضی ہے تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل	کل رقبہ	رقبہ قابل کاشت	
1	نہر لوئر باری دوآب (Row)	4620.75 ایکڑ		
2	کینال ریسٹ ہاؤس کوڑے شاہ	10 ایکڑ	7 ایکڑ	سرکاری ملازمین کو الاٹ ہے۔
3	کینال ریسٹ ہاؤس گیمبر	24 ایکڑ	18 ایکڑ	پاک آرمی کے پاس ہے
4	کینال ریسٹ ہاؤس پکھی	11 ایکڑ	6 ایکڑ	پاک آرمی کے پاس ہے
5	کینال ریسٹ ہاؤس بلے والا	12 ایکڑ	7 ایکڑ	سرکاری ملازمین کو الاٹ ہے
6	کینال ریسٹ ہاؤس نائی والا	19 ایکڑ	13.50 ایکڑ	سرکاری ملازمین کو الاٹ ہے
7	کینال ریسٹ ہاؤس چیچہ وطنی	19 ایکڑ	13.50 ایکڑ	سرکاری ملازمین کو الاٹ ہے
8	سٹرپ ایریا (ناجائز قابضین)	698.25 ایکڑ		

(ب) تفصیل جز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس سے محکمہ کو فی الحال کوئی آمدن نہ ہے کیونکہ قابضین نے مختلف عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کر رکھے ہیں اور کیس زیر سماعت ہیں۔

(ج) 698.25 ایکڑ رقبہ سٹرپ ایریا نہر لوئر باری دوآب ناجائز قابضین کے پاس زیر کاشت ہے جس میں سے 32.0 ایکڑ خالی کروالیا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ناجائز قابضین نے مختلف عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے زمین خالی نہیں ہو رہی۔ بہر حال عدالتی کیسوں کی پیروی کی جارہی ہے جو نہی حکم امتناعی خارج ہوں گے سرکاری زمین کو ناجائز قابضین سے واگزار کروالیا جائے گا۔ مزید برآں سب ڈویژنل آفیسر چیچہ وطنی سب ڈویژن نے ناجائز قابضین کے خلاف ایف آئی آرز تھانہ چیچہ وطنی / کسووال میں درج کروادی ہیں اور پولیس کارروائی کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہوں گا کہ اس سوال کے جز (ج) کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! پہلے تو آپ نے کہہ دیا تھا کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ چلیں جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! 698.25 ایکڑ رقبہ سٹرپ ایریا نہر لوئر باری دوآب ناجائز قابضین کے پاس زیر کاشت ہے جس میں سے 32.0 ایکڑ خالی کروالیا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب یہ نہیں ہے---

جناب سپیکر: جو انہوں نے جواب دیا ہے وہ نہیں آنا چاہئے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب یہ ہے کہ جو محکمہ نے لکھ کر بھیجا ہے کہ یہ تین ڈویژن ہیں جس میں ساہیوال سب ڈویژن کی 252 ایکڑ اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے، گنجی بار میں 208 ایکڑ پر ان کا قبضہ ہے اور چیچہ وطنی میں 238 ایکڑ اراضی پر قبضہ ہے۔ اس کے علاوہ ریسٹ ہاؤسز کی زمین پر بھی 2001 سے ناجائز قبضہ ہے تو اس کے لئے محکمہ نے کیا تحرک کیا ہے؟ 2001 سے حکومت کی زمین جو ہزاروں ایکڑ پر مشتمل ہے اور ناجائز قابضین کے پاس ہے تو اس کے لئے یہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ ریسٹ ہاؤسز کی تفصیل بھی ساتھ دی ہوئی ہے۔ دو ریسٹ ہاؤسز پاک آرمی کے پاس ہیں اور ان کے قبضے میں ہیں باقی ریسٹ ہاؤسز کی یہ تفصیل موجود ہے۔ سرکاری ملازمین کا حق ہے کہ انہیں fodder کے لئے وہاں کاشت کروائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا پانی چوری کے متعلق ایک سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی ہے جو کہ approve ہو گئی ہے جس میں وزیر اعلیٰ پنجاب سے request کی گئی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس اپنی فورس تو ہے نہیں لہٰذا ایک کمیٹی بنائی جائے جس کے چیئرمین منسٹر آبپاشی جبکہ چار ممبران جن میں سیکرٹری آبپاشی، ایڈیشنل سیکرٹری ہوم، ممبر بورڈ آف ریونیو اور ایک ایڈیشنل آئی جی شامل ہیں تاکہ پانی چوری کے معاملات اور محکمہ کی طرف سے لگائے گئے تاوان کی وصولی جو نہیں ہو رہی وہ کی جاسکے۔ جس

طرح معزز ایوان میں ایف آئی آر کے متعلق point out کیا گیا کہ محکمہ ایف آئی آر کے اندراج کے لئے case تھانوں میں بھیجتا ہے لیکن ان کا اندراج نہیں ہوتا تو اس کے لئے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی ہے اور انشاء اللہ وہ بھی جلد ہی منظور ہو جائے گی۔ پانی چوری کے متعلق خدشات پچھلی دفعہ point out کئے گئے تھے جو کہ کابینہ نے بھی approve کر دیئے ہیں، وہ reshaping کے لئے لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے اس کی رپورٹ انشاء اللہ جلد اسمبلی میں پیش کر دی جائے گی۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑی معذرت کے ساتھ یہاں پر سوال میں پانی چوری کا تو کہیں ذکر ہی نہیں ہے اور جب ہم بات کرنے لگتے ہیں تو آپ۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے ناجائز قابضین کے متعلق بھی بات کی ہے صرف پانی چوری کی نہیں کی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب ہم کبھی ڈی ٹریک غلطی سے ہو جاتے ہیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! انہوں نے ناجائز قابضین سے زمین واگزار کروانے کی بھی بات کی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ جز(ج) کا جواب ملاحظہ کریں جو انہوں نے annexure میں بھی لگایا ہے تو حکومت پنجاب کی بدقسمتی ہے کہ آپ دیکھیں کہ 2001 سے ایک ہی date آ رہی ہے، جب یہ قبضہ ہوا تو ایک ہی date سے شروع ہوا کہ 2001 اور 2002 اور ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے یہ preplan انہوں نے قبضہ کروایا ہے۔ یہ اربوں روپے کی زمین ہے اس کے لئے 15 سال کے دوران انہوں نے کیا تحرک کیا ہے؟ آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا دیں کہ اربوں کھربوں روپے کی زمین ہے اسے واگزار کرنے کے لئے آج تک انہوں نے کیا تحرک کیا ہے، یہ case by case بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی latest position کیا ہے، کسی عدالت میں ہے یا کس طرح ہے اور اگر عدالت میں ہے تو پھر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کرتا ہوں کہ کچھ جگہوں پر لوگوں نے stay لئے ہوئے ہیں اور میں تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ کرتا ہوں۔ جس طرح میں نے تفصیلاً اپنے بھائی کو گوش گزار کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری بھیجی گئی ہے تو وہ کمیٹی constitute ہو جائے گی جس میں ریونیو، ہوم ڈیپارٹمنٹ اور پولیس ہے۔ جہاں پر ناجائز قابضین کے معاملات بھی take up ہوں گے۔ وہ کمیٹی اس لئے ضروری ہے اور میں تفصیل

سے یہ پڑھ دیتا ہوں کہ ایس ڈی او نے چٹھی نمبری 100/97 مورخہ 2015-04-23 مسمی عبدالجبار وغیرہ ڈی ایس پی کو لکھ کر بھیجا ہے۔ یہ تقریباً 50/40 لوگوں کے متعلق refer کی ہے جس کا ابھی تک پرچہ درج نہیں ہو سکا۔ باقی 35/30 لوگوں کے خلاف تھانہ صدر چیچہ وطنی میں ایف آئی آر نمبر 2015/20 بجرم 447/427/148/149 اور دوسری ایف آئی آر کسووال میں 2015/48 بجرم 447/427/148/149 درج ہوئی۔ جیسے انہوں نے کہا کہ پندرہ سال میں کچھ نہیں ہوا تو موجودہ حکومت کے دو سال میں، چلیں یہ پانی چوری کا نہیں پوچھ رہے لیکن میں تو اس معزز ایوان کو وہ بھی آگاہ کر رہا ہوں کہ اس کے لئے بھی ڈیپارٹمنٹ نے کوشش کی ہے اور یہ دوسری سمری بھی انشاء اللہ جلد منظور ہو جائے گی اور اس طرح کے جتنے بھی ناجائز قابضین سے متعلق معاملات ہیں وہ حل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! کتنے ضمنی سوال ہو گئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی پہلا ہی ہوا ہے وہ تو سوال تھا۔

جناب سپیکر: چلیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ ایف آئی آرز ہی درج نہیں ہوئیں تو آپ دیکھیں کہ محکمہ کیا کر رہا ہے؟ اگر کسی پرائیویٹ زمین کے مالک کی ایک سرساہی پر قبضہ ہو جائے تو اسے رات کو نیند نہیں آتی لیکن یہ اربوں کھربوں روپے کی زمین ہے جس کے لئے ایف آئی آر ہی درج نہیں ہو رہی۔ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ ہم نے تحرک کیا ہے تو یہ بتا دیں کہ انہوں نے کب تحرک کیا ہے کیونکہ جواب میں لکھا ہے کہ رقبہ خالی کروانے کے لئے حتمی نوٹس جاری کیا گیا ہے تو یہ حتمی نوٹس کب جاری کیا گیا ہے، اس کے متعلق بتا دیں اور کب تک اس پر عملدرآمد ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل جز (ب) میں لف ہے کہ جو جو رقبے عدالتی حکم امتناعی ہیں اور stay پر چل رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جو میرے پاس ہے وہ لکھا ہوا ہے جو کہ خالی ہو چکا ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! 32 ایکڑ رقبہ واگزار کروایا ہے اور باقی جنہوں نے stay نہیں لئے ہوئے انہیں بھی notices جاری کئے ہوئے ہیں اور بات رہ گئی ایف آئی آر کی تو میرے پاس پورا ریکارڈ موجود ہے جو میں ملک صاحب کو دے دیتا ہوں جو ایس ڈی او نے تقریباً 35/30 ایف آئی آرز درج کروانے کے لئے request ڈی ایس پی کو بھیجی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کب سے بھیجی ہوئی ہیں یہی تو وہ آپ سے پوچھ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! اس سال اپریل کے مہینے میں جس کی تاریخ بھی لکھی ہوئی ہے اور میں سارا ریکارڈ بھی ملک صاحب کو دے دوں گا۔ ڈی سی او کو بھی ایکسیئن نے لیٹر لکھ کر request کی ہے جبکہ ڈی پی او کو بھی لکھا گیا ہے۔ بات پھر وہی آ جاتی ہے جس طرح میں نے کہا ہے کہ اکیلا محکمہ آبپاشی کچھ نہیں کر سکتا تو سمری منظور ہونے کے بعد اس طرح کے معاملات میں اور بہتری آ جائے گی جیسے قبضہ مافیا ہے اور پانی چوری کے threats ہیں تو انشاء اللہ ان سب معاملات میں بہتری آ جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ایک یونیورسل اور پورے province کا جواب دیا ہے آپ اگر یہ ملاحظہ کریں میں آپ سے بڑے ادب سے استدعا کر رہا ہوں کہ اگر گنجی بار سب ڈویژن کا ایک صفحہ نکال لیں جس کے 1 سے لے کر 9 سیریل تک لکھا ہے کہ عدالت سے کل رقبہ کا حکم امتناعی حاصل کیا گیا ہے یہ تو سمجھ آتی ہے اور ہم اس پر کوئی protest بھی نہیں کرتے، کوئی insist بھی نہیں کرتے تو جو 10 سے لے کر 14 تک اور اُس سے آگے 25 تک بھی سب کے آگے لکھا ہے رقبہ خالی کروانے کے لئے حتمی نوٹس جاری کیا گیا ہے اس پر جلد کارروائی کی جائے تو میں نے صرف یہی استدعا کی ہے یہ بتا دیں کس تاریخ کو یہ نوٹس جاری ہوا اور کب تک ہماری جان قبضہ گروپوں سے چھڑوا دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ چھ ماہ تک، یہ سمری جس دن approve ہو جائے گی اور میں نے عرض کیا ہے کہ اکیلا اریگیشن ڈیپارٹمنٹ قبضہ واگزار نہیں کروا سکتا تو انشاء اللہ چھ ماہ تک میں ملک صاحب کو یقین دہانی کرواتا ہوں یہ قبضہ واگزار ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ ملک صاحب کی ملکیت نہیں ہے یہ اب ایوان کی ملکیت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! چھ ماہ تک قبضہ واگزار ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب جن کا سوال ہے انہیں تو کر لینے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اُن کا سوال ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اُن کا ضمنی سوال ابھی ختم نہیں ہوا۔ جی، ارشد ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک تو یہ نوٹس کا بتا دیں کہ ڈیپارٹمنٹ نے کب حتمی نوٹس جاری کیا اور یہ بڑا serious concern ہے۔ یہ میری ذات کا معاملہ نہیں ہے جیسے آپ نے بالکل درست فرمایا کہ اب یہ ایوان کی پراپرٹی ہے۔ ہم اتنی محنت سے سوال لاتے ہیں اس کے لئے بڑی energy waste کرتے ہیں ٹائم سے آتے ہیں کہ ہمارا سوال ہی kill نہ ہو جائے تو اگر ہم سوال گندم کریں اور جواب چنا آئے تو میں اس کے لئے اب کیا کر سکتا ہوں چھ ماہ میں تو دنیا بدل جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اب گندم سستی ہے اور چنا مہنگا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ مجھے specific بتائیں کہ کب انہوں نے نوٹس جاری کیا ہے اور یہ کب تک ایک یا آدھے ماہ میں ایوان کو یہ کب قبضہ clear کر کے بتائیں گے؟

جناب سپیکر: آپ نے پہلے سنا نہیں ہے انہوں نے تو چھ ماہ کا کہہ دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے جو ایس ڈی او نے ڈی ایس پی تحصیل ساہیوال 15-04-23 کو لکھا اور تقریباً بیس پچیس دن یہ بنتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ غور سے سنیں ارشد صاحب مجھے بتائیں آپ نے سوال کیا ہے اور آپ نے کیا جواب سنا ہے جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے دیا ہے کہ کون سی تاریخ کو نوٹس دیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے ابھی بتایا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سارے ایوان نے سنا ہے آپ نے نہیں سنا تو میں کیا کروں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں پھر میں آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: افسوس ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! 15-04-23 کو یہ تقریباً تیس چالیس لوگوں کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج کے لئے ایس ڈی اوز نے request بھیجی ہوئی ہے اب پولیس ملے گی تو پھر ہی واگزار ہوگا اور اس کی دو ایف آئی آرز درج ہو گئی ہیں ایک کسو وال میں ہوئی ہے اور ایک چیچہ وطنی میں ہوئی ہے اور باقی کے اندراج کے لئے request بھیجی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی خصوصی شفقت سے ایک ضمنی سوال ہے یہ ایک عوامی اہمیت کا معاملہ ہے۔ جب پچھلی دفعہ محکمہ انہار کے سوالات تھے تو وزیر موصوف نے یہ یقین دہانی کروائی تھی کہ میاں محمد نواز شریف وزیراعظم پاکستان بہاولپور تشریف لائے تھے تو انہوں نے جو بہاولپور میں تیزی سے پانی brackish ہو رہا ہے اور اُس کا level بھی نیچے جا رہا ہے تو بہاولپور کے ساتھ ایک جھیل بنانے کے حوالے سے ایک project کا اعلان کیا تھا۔ میں نے یہ question raise کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ اگلے مالی سال کے بجٹ میں ہم ensure کریں گے کہ اس کے لئے funds فراہم ہو جائیں تو اگر آپ شفقت کر دیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ ضمنی سوال تو اس سوال کے متعلق نہیں بنتا۔ بہر حال اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرتے تو یقیناً میں آپ کی بات کا جواب لیتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ شفقت فرمادیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب ابھی آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب مہربانی فرمادیں جیسے آپ نے حکم کیا ہے کہ یہ کون سی تاریخ دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے تاریخ تو نہیں دی انہوں نے تو چھ ماہ کا کہا ہے کہ ہم پوری کوشش کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے تو کبھی بار کا point out کیا ہے انہوں نے کسو وال، چیچہ وطنی کا ہمیں بتانا شروع کر دیا ہے اگر ہم نے اپنے سوال کا اسی طرح کا جواب لینا ہے تو آپ میرے سوال کو۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں نے پورے پنجاب کی بات کی ہے اور میرے ڈیپارٹمنٹ کے پاس پورا province ہے۔ میں نے ملک صاحب سے یہی request کی ہے کہ ہمارے پاس فورس نہیں ہے، نظام بھی چلانا ہے اس طرح کے معاملات صرف ملک صاحب کے حلقے میں ہی نہیں ہیں۔ یہ پراپرٹی پورے پنجاب میں ہے تو اُس کے لئے سمری جب تک وزیراعلیٰ پنجاب سے approve نہیں ہوگی، میں نے تفصیل سے آپ کو ممبران کا بھی بتادیا ہے اُس کے لئے پولیس کے ایڈیشنل آئی جی صاحب ممبر ہوں گے، سیکرٹری اریگیشن ممبر ہوں گے، ریونیو بورڈ کے ایک ممبر ہوں گے یہ لوگ ساتھ بیٹھیں گے ڈیپارٹمنٹ کی سمری کا نمبر بتا دیتا ہوں وہ سمری انشاءاللہ جلد approve ہو جائے گی تو یہ معزز ایوان کی زمین ہے اور پورے پنجاب کی زمین ہے ملک صاحب صرف کسووال یا ساہیوال کی بات نہ کریں میں نے پورے پنجاب کا بتانا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں میری submission ہے کہ یہ جو summary move کر رہے ہیں یہ تو انہوں نے بتایا ہے کہ یہ پانی کی summary move کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ سنتے نہیں ہیں۔ یہ کمیٹی بنی ہے انہوں نے ساری مکمل بات بتائی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا یہ سمجھا جائے کہ وزیراعلیٰ صاحب کے یہ ناجائز قبضہ علم میں ہے، جتنی زمینوں پر قبضہ ہے یا یہ اُن کے علم میں لائے ہیں اور اگر یہ لائے ہیں تو کس تاریخ کو وزیراعلیٰ صاحب کے علم میں لائے ہیں؟

جناب سپیکر: کیوں نہیں، اُن کے علم میں ہوگا ضرور اُن کے علم میں ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! سمری وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کے پاس گئی ہے تو وزیراعلیٰ definitely پڑھیں گے تو summary approve ہوگی اُس میں یہ سارے معاملات جو ملک صاحب بیان کر رہے ہیں اُس میں یہی عرض کیا گیا ہے اس کے لئے اکیلا ڈیپارٹمنٹ کچھ نہیں کر سکتا۔ منسٹر صاحب چیئرمین ہوں گے اور باقی چار ممبران ہوں گے یہ انشاءاللہ اُن کے نوٹس میں ہے اور سمری میں یہی لکھا گیا ہے کہ جس طرح زمین پر ناجائز قبضے ہو رہے ہیں ان سارے معاملات کے لئے یہ کمیٹی بنائی جا رہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر: میری استدعا ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے اور جب یہ vacate ہو جائے تو پھر اُسے دوبارہ اس کا ایک time fix کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں پھر دیکھیں گے بعد کی بات ہے۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے ضمنی سوال جھیل کے بارے میں کیا تھا۔

جناب سپیکر: اس کے لئے ابھی میں نے آپ کو نہیں کہا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی زمینوں کے حوالے سے میرے سوالات kill کیوں کر دیئے جاتے ہیں ڈسٹرکٹ لیہ میں almost پانچ سو ایکڑ رقبہ مختلف۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! محکمہ اریگیشن اتنا منہ زور اور اتنا سر چڑھا ہے کہ کوئی آدمی اگر اُن کے خلاف بات کرے میرے خلاف پچھلے دنوں ایف آئی آر لانچ ہوئی ہے کہ اگر اُن سے کرپشن کے حوالے سے پوچھا جائے اور میں نے سوال پوچھا تھا جو میرا سوال kill کیا گیا ہے کہ پانچ سو ایکڑ رقبہ مختلف ریسٹ ہاؤسز کا 2010 سے آج تک اُس کو کیوں lease پر نہیں دیا گیا وہ کیا ایس ڈی اوز، ایکسیئن اور یہ ڈیپارٹمنٹ کھا رہا ہے۔ مجھے بولنے دیں، کرپشن کو روکنا اور اسمبلی میں یہ point raise کرنا اگر کار سرکار میں مداخلت ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سوال دے دیں میں نے سوال کی بات کی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جو محرک نہیں آیا اس کا سوال kill ہو گیا ہے میں اس کا کیا کروں؟ میں نے کہا کہ میں آفس سے پتا کر کے پھر آپ کو اس بارے میں بتاؤں گا۔ شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5847 جناب امجد علی جاوید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب سارے سوالات ختم ہو چکے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پنجاب میں چھوٹے ڈیمز بنانے کی تفصیلات

*1127: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں سال 2008 سے تاحال کتنے چھوٹے ڈیمز کے منصوبے بنائے گئے، ان منصوبوں کے تخمینہ جات کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبوں پر کام شروع کیا گیا وہ اب تکمیل کے کن مراحل میں ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) پنجاب میں 2008 سے تاحال پندرہ چھوٹے ڈیمز کے منصوبے بنائے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ڈیمز	تخمینہ لاگت (ملین روپے)
1	ڈھوک ہم ڈیم	250.754
2	ڈھوک جھنگ ڈیم	213.966
3	منڈی ڈیم	82.109
4	اتھوال/لکھوال ڈیم	449.348
5	اگھان ڈیم	509.602
6	شہباز پور ڈیم	150.952
7	تاجہ بارا ڈیم	312.046
8	سدریال ڈیم	205.580
9	سوڑہ ڈیم	915.075
10	چاہان ڈیم	1567.429
11	ارڑ مغلاں ڈیم	829.375
12	پنڈوری ڈیم	655.020
13	حاجی شاہ ڈیم	357.24
14	موٹا ڈیم	1787.42
15	ٹمن ڈیم	1541.01

(ب) مندرجہ بالا تمام منصوبہ جات پر کام شروع کیا گیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

*وہ منصوبہ جات جو مکمل ہو چکے ہیں۔

نمبر شمار	نام ڈیمز	شروع	مکمل	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	خرچہ (ملین روپے)
1	ڈھوک ہم ڈیم	2008	2012	250.754	243.295
2	ڈھوک جھنگ ڈیم	2008	2012	213.966	203.701
3	منڈی ڈیم	2008	2012	82.109	78.451
4	اتھوال/لکھوال ڈیم	2008	2012	449.348	449.860
5	اگہان ڈیم	2008	2012	509.602	478.095
6	شہباز پور ڈیم	2005	2015	150.952	139.181
7	حاجی شاہ ڈیم	2008	2015	250.754	343.93

- وہ منصوبہ جات جن پر کام جاری ہے۔

نمبر شمار	نام ڈیمز	شروع	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	خرچہ (ملین روپے)
1	سوڑا ڈیم	2013	915.075	145.00
2	چاہان ڈیم	2013	1567.43	217.98
3	ارڑ مغلاں ڈیم	2013	829.375	123.84
4	پنڈوری ڈیم	2014	655.020	80.62
5	ٹمن ڈیم	2015	1542.01	235.27
6	موٹا ڈیم	2015	1787.42	211.5

- تاجہ بارااور سدریال ڈیم پر کام اس وقت بند ہے کیونکہ کیس ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے اور ٹھیکیدار arbitration میں چلا گیا ہے۔

محکمہ آبپاشی کے 24 ریسٹ ہاؤسز کی نیلامی ودیگر تفصیلات

*2509: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں محکمہ کے 24 ریسٹ ہاؤسز نیلام کر دیئے گئے ؟

(ب) یہ ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں واقع تھے۔کون سا ریسٹ ہاؤس کس قیمت پر اور کس پارٹی کو نیلام کیا گیا۔کیا نیلام شدہ ریسٹ ہاؤسز کا قبضہ فراہم کر دیا گیا اور کیا واجب الوصول تمام رقوم وصول ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا کسی خریدار نے ایک سے زیادہ ریسٹ ہاؤس خریدے ہیں۔اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کا نام اور خریدے جانے والے ریسٹ ہاؤس کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(د) کیا یہ نیلامی مکمل شفاف ہوئی، نیلامی کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! گزشتہ دور حکومت میں پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ لاہور کے ذریعے محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز نیلام کئے گئے تھے جن کی تعداد 24 کی بجائے 45 ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ کامیاب بولی دہندہ گان سے تمام رقوم وصول ہو چکی ہیں نیز کسی پارٹی کی جانب سے قبضہ نہ ملنے کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) جی نہیں! کسی خریدار نے ایک سے زیادہ ریسٹ ہاؤس نہیں خریدا۔

(د) جی ہاں! نیلامی کے لئے پیش کی جانے والی ہر پراپرٹی کی نیلامی پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ لاہور کے ذریعہ مندرجہ ذیل جامع اور شفاف طریقے سے کی جاتی ہے۔

(i) اوّل ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی جو کہ ڈسٹرکٹ کلکٹر کی سربراہی میں تشکیل دی گئی ہے قیمت مقرر کرتی ہے۔

(ii) علاوہ ازیں ایک پرائیویٹ اویلیوایٹر سے قیمت لگوائی جاتی ہے۔

(iii) بعدازاں اشتہار نیلامی سات دن کے وقفے سے دو دفعہ اخبارات میں دیا جاتا ہے۔

(iv) مشتری منادی کروائی جاتی ہے۔ نیز پوسٹر اور بینرز آویزاں کئے جاتے ہیں۔

(v) کامیاب بولی دہندہ کا کیس پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ میں پیش کیا جاتا ہے۔

(vi) پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ، کابینہ کمیٹی اور حکومتی منظوری کے بعد متعلقہ بولی دہندہ کو برائے ادائیگی رقوم نیلامی جمع کرانے کے لئے چٹھی جاری کی جاتی ہے۔

(vii) نیلامی کی کل رقم کی ادائیگی اور بورڈ آف ریونیو پنجاب کی منظوری کے بعد متعلقہ ضلع کا ڈسٹرکٹ کلکٹر متعلقہ جائیداد بذریعہ رجسٹری کامیاب بولی دہندہ کے نام منتقل کر دیتا ہے۔

صوبہ میں سمال ڈیمز بنانے کے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*2510: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ حکومت نے صوبہ میں کہاں کہاں سمال ڈیمز بنانے کا منصوبہ بنایا ہے؟

(ب) اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے، کہاں کہاں کام شروع کیا گیا اور کتنا کام مکمل ہوا ہے تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ج) ان سمال ڈیمز کی تعمیر سے کتنا غیر آباد رقبہ زیر کاشت آ جائے گا۔ اس میں پانی ذخیرہ کرنے کی کتنی گنجائش ہو گی اور ان ڈیمز کے پانی کے ذرائع کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) موجودہ حکومت خطہ پوٹھوہار میں مختلف مقامات پر سمال ڈیمز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے

وہ سمال ڈیمز جن کی فزیبلٹی سٹڈی پر کام جاری ہے

(i)

نمبر شمار	ڈیم کا نام	ضلع
1	ٹھٹھہ ڈیم	راولپنڈی
2	ڈھڈوچہ ڈیم	راولپنڈی
3	قطب بانڈی ڈیم	اٹک
4	جنڈ ڈیم	اٹک
5	ریزنگ آف راول ڈیم	اسلام آباد

وہ سمال ڈیمز جن کی فزیبلٹی سٹڈی آئندہ پانچ سالوں میں کی جائے گی۔

(II)

نمبر شمار	ڈیم کا نام	ضلع
1	ماڑی ڈیم	اٹک
2	نارا ڈیم	اٹک
3	کرلی ڈیم	اٹک
4	لنڈا میرا ڈیم	راولپنڈی
5	ریزنگ آف جبی ڈیم	اٹک
6	ریزنگ آف میروال ڈیم	اٹک

وہ ڈیم جن پر کام جاری ہے۔

نمبر شمار	ڈیم کا نام	ضلع
1	چاہان ڈیم	راولپنڈی
2	سوڑا ڈیم	اٹک
3	ارڑ مغلاں ڈیم	چکوال
4	پنڈوری ڈیم	جہلم
5	ٹمن ڈیم	چکوال
6	موٹا ڈیم	راولپنڈی
7	سدریال	اٹک
8	تاجہ بارا ڈیم	اٹک

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈیم کا نام	ضلع	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	تکمیل فیصد
1۔	چاہان ڈیم	راولپنڈی	1567.43	43%
2۔	سوڑا ڈیم	اٹک	915.075	65%
3۔	ارڑ مغلاں ڈیم	چکوال	829.375	61%
4۔	پنڈوری ڈیم	جہلم	659.525	27%
5۔	موٹا ڈیم	راولپنڈی	1787.42	02%
6۔	ٹمن ڈیم	چکوال	1542.01	05%
7۔	*سدریال ڈیم	اٹک	205.580	70%
8۔	*تاجہ بارا ڈیم	اٹک	312.046	65%

تاجہ بارااور سدریال ڈیم پر کام اس وقت بند ہے کیونکہ کیس ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے اور ٹھیکیدار arbitration میں چلا گیا ہے۔(تاجہ بارا، سدریال) ڈیمز میں کچھ نقائص پائے گئے تھے جس وجہ سے ان کی انکوائری کی جا رہی ہے۔ ذمہ داران کے خلاف سخت کاروائی کی سفارشات کی گئی ہیں۔تاجہ بارا ڈیم پر ٹھیکیدار کام چھوڑ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے کام کینسل کر دیا گیا لیکن ٹھیکیدار نے عدالت سے رجوع کیا۔ عدالت کے احکامات کی روشنی میں ٹھیکیدار کو دوبارہ کام شروع کرنے کا آرڈر دے دیا گیا ہے لیکن ٹھیکیدار نے تاحال کام شروع نہیں کیا۔

(ج) ان سمال ڈیمز سے تقریباً 43581 ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہو گی جس سے تقریباً 30325 ایکڑ رقبہ سیراب ہو گا جس کی تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	ڈیم کا نام	پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش	زیر کاشت رقبہ
1۔	چاہان ڈیم	15706 ایکڑ فٹ	12000 ایکڑ
2۔	سوڑا ڈیم	2024 ایکڑ فٹ	2200 ایکڑ
3۔	ارڑ مغلاں ڈیم	2300 ایکڑ فٹ	1500 ایکڑ
4۔	پنڈوری ڈیم	2344 ایکڑ فٹ	1500 ایکڑ
5۔	موٹا ڈیم	7020 ایکڑ فٹ	6000 ایکڑ
6۔	ٹمن ڈیم	1343 ایکڑ فٹ	5000 ایکڑ
7۔	سدریال ڈیم	1344 ایکڑ فٹ	825 ایکڑ
8۔	تاجہ بارا ڈیم	1500 ایکڑ فٹ	1300 ایکڑ

ان ڈیمز میں پانی کے ذرائع، قدرتی نالوں کے ذریعہ بارش کا پانی ہوتا ہے جسے سٹور کر کے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

فیصل آباد: انہار، راجباہ اور مائنر کے نام و دیگر تفصیلات

*3129: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں انہار، راجباہ اور مائنر کے نام، لمبائی اور ان سے کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے؟

(ب) ان کا منظور شدہ پانی کتنا ہے۔ تفصیل ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان پر سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم کس کس مقصد کے لئے خرچ ہوئی ہے؟

(د) کس کس کی بھل صفائی ان سالوں کے دوران کی گئی ہے؟

(ہ) کس کس کی ٹیل پر پانی نہیں پہنچ رہا اور ٹیل پر پانی نہ پہنچنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مین برالہ برانچ برجی نمبر 000+320 تا 000+410 پر سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔ راجباہ کلیانوالہ اور کنجوانی برانچ مائنر پر سال 12۔2011 میں۔/1888415 روپے بھل صفائی پر خرچ ہوئے اور 13۔2012 میں کلیانوالہ ڈسٹی پر۔/402792 روپے بھل صفائی پر خرچ ہوئے اور راجباہ بھوجا پر سال 12۔2011 میں (berm cutting)۔/570240 پر خرچ ہوئے اور سال 13۔2012 میں موگہ جات کی مرمت کے لئے۔/78630 کی رقم خرچ ہوئی۔

(د) راجباہ کلیانوالہ، کنجوانی برانچ مائنر نمبر 8-7 کلیانوالہ کی بھل صفائی ان سالوں کے دوران کی گئی۔

(ہ) پی پی۔58 فیصل آباد میں تمام راجباہ ہائے کلیانوالہ کی ٹیل پر پانی نہ پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ راجباہ کلیانوالہ کی کل لمبائی 30.22 کینال میل ہے اور راجباہ کے اوپر والے حصے میں پانی کی چوری ہوتی ہے جس کے لئے محکمہ نے سول انتظامیہ کے ساتھ مل کر کافی دفعہ ریڈ بھی کئے ہیں اور 1291 پانی چوری کے کیسز پولیس کو رپورٹ کئے گئے ہیں جس میں 165 ایف آئی آر درج ہوئی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ تاوان کے 1291 کیسز بھی تیار کئے گئے ہیں اور

2,20,05312/-روپے تاوان بھی لگایا گیا ہے۔ کلیانوالہ راجباہ کی درستی اور ٹیل پر مستقل پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے مبلغ 191.53 ملین روپے کی لاگت سے ایک Contract package LCCB/PBR-09 میسرز قمر انٹر پرائز کو مورخہ 14-02-13 کو الاٹ کیا ہے یہ رقم جاپان بنک (JICA) کی مدد سے چلنے والے پراجیکٹ ایل سی سی سسٹم پارٹ بی کو فراہم کی گئی ہے اور ڈویلپمنٹ سرکل اریگیشن زون فیصل آباد کے زیر نگرانی موقع پر کام شروع ہے 75 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور تکمیل بقیہ کام 15-03-31 مکمل ہو جائے گا۔ لائننگ کے بعد راجباہ کلیانوالہ کی ٹیل اپنے منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق چلے گی۔

سرگودھا: نہری پٹواریوں اور دیگر عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*3903: چوہدری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں نہری پٹواریوں ضلعداروں اور ان کے انچارج اہلکاروں کی تعداد کیا ہے، تحصیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ بالا اہلکاروں میں سے ایسے کتنے ہیں جو اپنے ہی سکونتی ضلع یا تحصیل میں تعینات ہیں، ان ضمن میں کیا قواعد و ضوابط ہیں؟

(ج) ضلع سرگودھا میں نہری پٹواریوں، ضلعداروں کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، کیا تمام اسامیوں پر تعیناتی ہو چکی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ایل جے سی سرکل سرگودھا میں ضلعداروں کی تعداد 23 جبکہ تعداد پٹواریان 179 ہے ضلعداروں اور پٹواریوں کا انچارج ڈپٹی کلکٹر ہوتا ہے۔ ایل جے سی سرکل کے 4 عدد ڈویژن ہیں جن میں 2 عدد ڈپٹی کلکٹر تعینات ہیں جبکہ 2 عدد اسامیاں خالی ہیں۔ بوجہ کمی عملہ ضلعدار اور پٹواری ایک سے زیادہ حلقہ جات اور مختلف تحصیلوں میں کام سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) اگرچہ ٹرانسفر پالیسی کے مطابق اہلکار کو اپنی سکونتی تحصیل میں تعینات نہ کیا جانا چاہئے لیکن بوجہ ضرورت اور انتظامی مشکلات کے پیش نظر ٹرانسفر پالیسی میں گنجائش موجود ہے۔ بعض اوقات سٹاف کی کمی کے پیش نظر عملہ کو اپنی ہی تحصیل میں تعینات کیا جاتا ہے۔ ضلع

سرگودھا میں تمام ضلعدار اپنی اپنی تحصیل سے باہر تعینات ہیں179 پٹواری میں سے 82 پٹواریان ضلع سرگودھا میں تعینات ہیں جن میں سے 55 عدد پٹواری اپنی اپنی تحصیل میں تعینات ہیں اور 27 عدد پٹواری اپنی تحصیل سے باہر تعینات ہیں۔

(ج) لوئر جہلم کینال سرکل ضلع سرگودھا میں ضلعداران اور پٹواریوں کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

	منظور شدہ	تعینات	خالی
ضلعدار	23	22	1
پٹواری	179	82	97

گورنمنٹ پالیسی کے تحت خالی اسامیوں پر فی الحال بھرتی نہیں کی جا سکتی۔

پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جھنگ برانچ سے متعلقہ تفصیلات

*4245: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ کا حلقہ نہر جھنگ برانچ کی ٹیل پر واقع ہونے کی وجہ سے کم و بیش تمام دیہات پانی کی شدید کمی کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرہ سے گزر کے آنے والی نہر سے موگہ جات توڑ کر پانی چوری کر لیا جاتا ہے جس سے ٹیل پر پانی کی مزید کمی ہو جاتی ہے۔کیا محکمہ نے پانی چوری روکنے کے لئے اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانی چوری کی موجودہ سزا بہت کم ہے کیا محکمہ اس سزا کو بڑھانے کے لئے قانون سازی کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ نہر جھنگ برانچ کی ٹیل پر واقع ہے۔پانی کی کمی کی وجہ سے نہر جھنگ برانچ کو منظور شدہ Rotational Programme کے مطابق چلایا جاتا ہے جس کے باعث حلقہ پی پی۔86 کے اندر چلنے والی نہروں میں سے کچھ نہریں وارہ بندی کی وجہ سے بند ہو جاتی ہیں۔

(ب) اگر کوئی زمیندار موگہ توڑتا ہے تو اسے فوراً مرمت کر دیا جاتا ہے اور متعلقہ لوگوں کے خلاف پانی چوری کے پرچہ جات متعلقہ تھانہ میں درج کرائے جاتے ہیں۔اس سلسلہ میں سال

2014 میں متعلقہ تھانوں کو 83 عدد پرچہ جات متعلقہ صدر فارمر آرگنائزیشن نے ارسال کئے ہیں۔ ان وقوعہ جات کے متعلقہ تاوان کیسز ابھی زیر کار ہیں۔ پانی کی چوری روکنے کے لئے نہروں کی دن رات واچنگ بھی کی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! درست ہے۔ محکمہ اس ضمن میں متعلقہ قوانین میں ترامیم کے لئے سفارشات کی سمری محکمہ قانون کو ارسال کر چکا ہے۔

فیصل آباد: نہر وار بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*4419: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2011 سے آج تک ضلع فیصل آباد میں کتنی دفعہ نہر وار بھل صفائی کی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) سال 2011 سے اب تک ان نہروں، راجباہوں اور مائنرز سے نکلنے والی بھل فروخت کی گئی، اگر ہاں تو اس کی فروخت سے کتنی رقم ہر سال محکمہ کو موصول ہوئی، یہ رقم کس کس مقصد پر خرچ ہوئی؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) سال 12-2011 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کل 0.451 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

سال 13-2012 میں کوئی بھل صفائی نہ ہوئی ہے۔

سال 14-2013 میں بھی کوئی بھل صفائی نہ ہوئی ہے۔

سال 15-2014 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کل 2.881 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

(ب) نہروں، راجباہوں اور مائنرز سے نکلنے والی بھل فروخت نہیں کی جاتی ہے۔

بہاولنگر: فورٹ عباس ہاکڑہ برانچ ایچ بی سے متعلقہ تفصیلات

*4617: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر تحصیل فورٹ عباس ہاکڑہ برانچ ایچ بی کی ٹیل RD285000 پر واقع ہے جو کہ پنجاب آبپاشی سسٹم کی ٹیل در ٹیل ہے اس سے پیچھے

REAR سسٹم میں جو بھی کمی آتی ہے اس کا ڈائریکٹ اثر تحصیل فورٹ عباس کے آبپاشی سسٹم پر ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے سال سیزن ربیع میں ہاکڑہ ایچ بی کا منظور شدہ پانی 2983 کیوسک رہا ہے۔ پورا سیزن 2200 کیوسک سے زیادہ پانی نہیں چلا اس کا ریکارڈ PMIU کے دفتر میں موجود ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نہر کے پشتے کمزور ہونے کی وجہ سے 2983 کیوسک پانی نہیں گزارا جا سکتا اور منظور شدہ پانی 2983 کیوسک کے بجائے 2200 کیوسک دیا جارہا ہے؟

(د) کیا محکمہ ہاکڑہ برانچ کے پشتے مضبوط کر کے اس کا منظور شدہ پانی 2983 کیوسک دینے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-284 بہاولنگر تحصیل فورٹ عباس ہاکڑہ برانچ کی ٹیل 285+000 پر واقع ہے اور پیچھے REAR سسٹم میں کمی کا ڈائریکٹ اثر تحصیل فورٹ عباس کے آبپاشی سسٹم پر ہوتا ہے۔

(ب) ہاکڑہ برانچ کا منظور شدہ ڈسچارج 2897 کیوسک ہے۔ نہ کہ 2983 کیوسک ربیع سیزن سال 14-2013 کے دوران اوسطاً 1813 کیوسک پانی دیا گیا ہے اور اوسطاً انڈنٹ 2072 کیوسک رہا ہے جبکہ دوران خریف سال 2014 اوسطاً 2750 کیوسک چلا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ نہر ہاکڑہ برانچ کے پشتے کمزور ہیں۔ کمزور پشتوں کی وجہ سے 2897 کیوسک پانی نہ گزارا جا سکتا ہے اس لئے تقریباً 2750 کیوسک پانی دیا جارہا ہے۔

(د) محکمہ ہذا ہاکڑہ برانچ کے پشتے مضبوط ہونے پر 2897 کیوسک پانی دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ PC-1 تیار ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ کی منظوری کے بعد کام شروع ہو جائے گا اور ہاکڑہ برانچ منظور شدہ ڈسچارج پر چل سکے گی۔

نہری پانی کی چوری روکنے کے لئے حکومتی اقدامات

*5529: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں نہری پانی کی چوری روکنے کے لئے محکمہ نے سال 2014 کے دوران نیا نظام وضع کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نہری پانی کی چوری کی روک تھام کے لئے حکومت محکمہ جنگلات کی طرز پر کینال گارڈز بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت مذکورہ گارڈز کو باقاعدہ موٹر سائیکل، وردی اور موبائل فون کی سہولت بھی فراہم کرے گی؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ آبپاشی نے نہری پانی کی چوری روکنے کے لئے سال 2006 سے ایک مربوط نظام بنایا ہے جس کے ذریعے اریگیشن کے نہری نظام کے ڈھانچہ کو کمپیوٹرائزڈ کیا گیا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر -/6000 سے زائد نہروں کی سائٹ سے ڈیٹا اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نہری نظام کے انفراسٹرکچر کی بحالی اور اسے جدید خطوط پر مرتب کرنے کے لئے مختلف کمپیوٹر سافٹ ویئرز بنائے گئے ہیں اور پانی چوری کی روک تھام کے لئے سمارٹ ٹیکنالوجی کی مدد سے موقع کی اصل صورتحال تک رسائی ممکن ہوئی ہے جس کی بدولت پانی چوروں کے خلاف مؤثر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ نہری پانی کی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ انہار محکمہ جنگلات کی طرز پر پنجاب کے تمام زونز میں کینال گارڈز کی 338 خالی اسامیوں پر وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد بھرتی کر رہا ہے ان پوسٹوں کے لئے اخبارات میں بھرتی کے اشتہارات شائع ہو چکے ہیں جن کے ٹیسٹ اور انٹرویو آئندہ ماہ میں ہوں گے اور ان پوسٹوں پر صرف ریٹائرڈ فوجی بھرتی ہو سکیں گے۔ اشتہارات کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ محکمہ ان کینال گارڈز کو وردیاں مہیا کرے گا جبکہ موٹر سائیکل اور موبائل فون مہیا نہ کئے جا رہے ہیں۔

ڈسکہ: پل نہر بی آر بی بھروکی کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

*5782: محترمہ شبینہ ذکر یابٹ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ نہر بی آر بی پل بھرو کی نہایت خستہ حالت میں ہے اور وہاں اکثر حادثات بھی ہوتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس پل کی تعمیر و مرمت کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اس کی تعمیر شروع ہو گی؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ڈسکہ نہر بی آر بی پُل بھرو کی پر سڑک کے اوپر والے حصے (Wearing) کوٹ میں شدید بارشوں کی وجہ سے گڑھے بن گئے ہیں جن کی مرمت کا تخمینہ مکمل ہو گیا ہے۔ اس کی لاگت 1.50 ملین روپے ہے۔

(ب) محکمہ نہر کی پسرور لنک ڈویژن سیالکوٹ اس کی فوری مرمت کا کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کی مرمت جلد ہی فنڈز کی دستیابی پر شروع کر دی جائے گی۔

نہر اپر چناب ہیڈ بمبانوالہ براستہ اوٹھیاں پل کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*5784: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر اپر چناب جو ہیڈ بمبانوالہ سے براستہ اوٹھیاں پل، نندی پور جاتی ہے گزشتہ کئی سالوں سے اس کی بھل صفائی نہ کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وجہ سے نہر کا بیڈ لیول اونچا ہو چکا ہے اور نہر کے دونوں اطراف کی زرعی زمینیں سیم کا شکار ہو چکی ہیں۔ جس سے زمینداروں کا بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے؟

(ج) محکمہ کب تک بھل صفائی کرانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) نہر اپر چناب ایک مین کینال ہے اور محکمانہ پریکٹس کے تحت مین کینالز کی بھل صفائی نہیں کی جاتی۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ نہر اپنے Designed Bed Level کے مطابق چل رہی ہے۔ مین کینالز کے ساتھ کچھ نہ کچھ seepage ایک قدرتی عمل ہے تاہم اس ضمن میں زمینداروں کی جانب سے محکمے کو کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) اس نہر کی بھل صفائی کی ضرورت نہیں ہے۔

سیالکوٹ: راجباہ ڈسکہ بند کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5785: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایک راجباہ جو سیالکوٹ بائی پاس ڈسکہ سے جانب شمال اور جانب جنوب چلتا تھا کیا وہ بند کر دیا گیا ہے یا اس میں پانی چھوڑا جاتا ہے؟

(ب) اگر پانی چھوڑا جاتا ہے تو کون کون سے مہینے میں پانی چھوڑا جاتا ہے؟

(ج) اگر پانی نہیں چھوڑا جاتا تو زمیندار اپنی زمینوں کو کیسے سیراب کریں گے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) راجباہ جیسر والا مائنر جو سیالکوٹ بائی پاس ڈسکہ سے جانب شمال اور جانب جنوب چلتا ہے۔اس میں خریف سیزن میں پانی چھوڑا جاتا ہے۔

(ب) اس میں 15۔ جون سے پانی چھوڑا جاتا ہے۔ یہ فلڈ چینل ہے اور اس میں 90 دن یعنی 15۔ستمبر تک پانی چلایا جاتا ہے۔

(ج) راجباہ میں ہر سال باقاعدگی سے پانی چھوڑا جاتا ہے۔ تاکہ زمیندار اپنی زمینوں کو سیراب کریں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: رہائشی کالونیوں میں شامل کردہ کھالوں کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*5847: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے گردونواح میں چک نمبر 323 ج ب، چک نمبر 327 ج ب، 296 گ ب، چک نمبر 328 ج ب، چک نمبر 330 ج ب، چک نمبر 31 ج ب کی زمینوں پر رہائشی کالونیاں تعمیر ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا کالونیوں کی تعمیر سے قبل زرعی رقبہ کی آبپاشی سرکاری کھالوں کے ذریعے ہوتی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سرکاری کھالوں کی زمین کو پلاٹ بندی میں شامل کر لیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ انہار ان کھالوں کی زمین WP SE LCW FSD No.3012/350 مورخہ 015۔05۔02 کے تحت مذکورہ رقبہ سی سی اے سے خارج ہو چکا

ہے اور متعلقہ رقبہ کینال ایکٹ کی دفعہ 21تا23اور Limitation Act کی دفعہ 20 کے تحت محکمہ مال کو منتقل ہو چکا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ مذکورہ بالا اراضی جس کی مالیت کروڑوں روپے ہے، غیر قانونی طور پر پلاٹ بندی میں شامل کر کے فروخت کر دی گئی، کیا محکمہ فروخت کنندگان سے اس زمین کی قیمت وصول کر چکا ہے اگر نہیں تو کیا ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ بات درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے گردونواح کے چک نمبر 323 ج ب، چک نمبر 327 ج ب، چک نمبر 328 ج ب، چک نمبر 330 ج ب، چک نمبر 331 ج ب کی زمینوں پر رہائشی کالونیاں تعمیر ہو چکی ہیں۔
چک نمبر 296 گ ب کی زمینوں پر کوئی رہائشی کالونی تعمیر نہ ہوئی ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ ان کالونیوں کی تعمیر سے قبل زرعی رقبہ کی آبپاشی سرکاری کھالوں اور اندرون مربع کھالاجات کے ذریعے ہوتی تھی۔

(ج) اس سوال کا جواب محکمہ مال موقع کے مطابق چیک کر کے دے سکتا ہے۔

(د) درست ہے کہ جن زمینوں پر کالونیاں بنائی گئیں اس رقبہ کو سپرنٹنڈنگ انجینئر، لوئر چناب کینال ویسٹ سرکل، فیصل آباد نے بذریعہ چٹھی نمبری WP-350/3012 مورخہ 02.05.2005 کو زیر دفعہ B-20 کینال ایکٹ کے تحت سی سی اے سے خارج کر دیا جس کی اطلاع باقاعدہ محکمہ مال کو بذریعہ چٹھی نمبری M-100/108 مورخہ 07.01.15 کو کر دی گئی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ انہار نے اس رقبہ کی کوئی قیمت وصول نہ کی ہے بلکہ محکمہ مال کو بذریعہ چٹھی نمبر M-100/108 مورخہ 07.01.15 مذکورہ رقبہ منتقل کر چکا ہے۔ موجودہ زمینی حقیقت محکمہ مال ہی بتا سکتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر کے مختلف کینال سسٹم میں واٹر الاؤنس بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

180: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی نے مظفر گڑھ کینال سسٹم کا واٹر الاؤنس 8.57 کیوسک، ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کا 6.25 کیوسک، اپر دیپالپور کینال سسٹم کا 5.50 کیوسک، لوئر دیپالپور کینال سسٹم کا 5.50 کیوسک، عباسیہ کینال سسٹم کا 4.25 کیوسک، قائم کینال سسٹم کا 5.25 کیوسک، میلسی کینال سسٹم کا 5.50 کیوسک، پنجند کینال سسٹم کا 4.20 کیوسک اور بہاول کینال سسٹم کا واٹر الاؤنس 8.50 کیوسک فی ہزار ایکڑ مقرر کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل فورٹ عباس کو سیراب کرنے والی نہر ہاکڑہ کا واٹر الاؤنس 3.66 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل فورٹ عباس ہاکڑہ بند کا واٹر الاؤنس دوسرے علاقوں کی نسبت بہت کم ہے جبکہ یہاں بارشوں کا تناسب بھی کم ہے، زیر زمین پانی کڑوا اور ناقابل استعمال ہے مزید چولستان کی وجہ سے موسم شدید گرم اور خشک ہے کیا یہ اس علاقہ کے ساتھ ناانصافی نہ ہے؟

(د) کیا حکومت اس نہر کا واٹر الاؤنس بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) مختلف کینال سسٹمز کے واٹر الاؤنس (کیوسک فی ہزار ایکڑ) درج ذیل ہیں۔

کینال سسٹم	ششماہی	سالانہ
مظفر گڑھ کینال واٹر الاؤنس	8.57	
ڈیرہ غازی خان کینال واٹر الاؤنس	6.36	
اپر دیپالپور کینال واٹر الاؤنس	5.50	
لوئر دیپالپور کینال واٹر الاؤنس	5.50	
عباسیہ کینال واٹر الاؤنس	5.5	4.20
قائم کینال واٹر الاؤنس	5.58	
میلسی کینال واٹر الاؤنس	5.50	
پنجند کینال سسٹم واٹر الاؤنس	5.50	4.20
بہاول کینال سسٹم واٹر الاؤنس	5.50	4.25

(ب) تحصیل فورٹ عباس کو سیراب کرنے والی ہاکڑہ کینال کا واٹر الاؤنس 3.60 کیوسک (سالانہ) اور 4.25 کیوسک (ششماہی) فی ہزار ایکڑ ہے۔

(ج) دراصل واٹر الاؤنس کا انحصار آبی وسائل کی دستیابی، بارش، زیر زمین پانی جذب کرنے کی صلاحیت، زیر زمین پانی کی دستیابی، زیر کاشت رقبہ اور فصلوں کی برداشت پر ہوتا ہے۔ اس لئے ہر علاقے اور کینال سسٹم کا واٹر الاؤنس مختلف ہوتا ہے۔ ہاکڑہ کینال کا واٹر الاؤنس مقرر کرتے وقت اس وقت پانی کی دستیابی کو زیر غور رکھا گیا تھا۔ بہرحال یہ موجودہ ضروریات کے مقابلے میں بہت کم ہے اس واٹر الاؤنس میں اضافے کے لئے ضروری ہے کہ نئے ڈیمز بنائے جائیں تاکہ پانی کی دستیابی میں اضافہ ہو جائے۔

(د) وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس علاقے میں پانی کے وسائل کی دستیابی اور زیر کاشت رقبہ میں فرق بڑھ گیا ہے اس لئے نہر جس پانی کے لئے ڈیزائن کی گئی تھی اب اس کے لئے درکار پانی کی ضرورت بڑھ گئی ہے اس لئے پانی کے وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال اور آبپاشی کے جدید نظام کو لاگو کرنے سے زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔ جس کے لئے حکومت اقدامات اٹھا رہی ہے۔

فورٹ عباس میں زیر زمین پانی کڑوا اور ناقابل استعمال ہونے سے متعلقہ تفصیلات

181: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-284 تحصیل فورٹ عباس میں ہاکڑہ برانچ کی ٹیل پر سے ایک راجباہ فلڈ چینل نکلتا ہے جو کہ چولستان کے 25 گاؤں / آبادیوں کو سیراب کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فصلوں کے علاوہ انسانوں اور جانوروں کے لئے پینے کا پانی بھی یہی راجباہ فراہم کرتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ راجباہ ششماہی ہے اور اس کی capacity 70 کیوسک ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ زیر زمین پانی کڑوا اور ناقابل استعمال ہے، وارہ بندی کے سیزن میں لوگ نقل مکانی پر مجبور ہو جاتے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس راجباہ کو سالانہ کرنے اور اس کی capacity 70 کیوسک سے بڑھا کر 150 کیوسک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔284 فورٹ عباس میں ہاکڑہ برانچ کی ٹیل سے راجباہ فلڈ چینل نکلتا ہے، جو کہ چولستان کی آبادیوں اور گاؤں کو سیراب کرتا ہے۔

(ب) محکمہ ہذا صرف فصلوں کی آبپاشی کے لئے پانی فراہم کرتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ راجباہ ششماہی ہے تاہم اس کی منظور شدہ capacity 70 کیوسک کی بجائے 93 کیوسک ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ زیر زمین پانی کڑوا ہے۔

(ہ) فی الحال اس طرح کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے تاہم پہلے ہی 2009 میں اس راجباہ کی capacity revise ہو کر 70 کیوسک سے 93 کیوسک منظور ہو چکی ہے۔

بہاولنگر: ضلع بھر میں نہروں سے متعلقہ تفصیلات

384: جناب احسان الحق باجوہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولنگر میں واقع انہار، مائنز اور راجباہوں کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان سے کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان کا منظور شدہ پانی کتنے کیوسک ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(د) ان کی سال 2012 تا 2014 دیکھ بھال، مرمت اور بھل صفائی پر ان سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس ضلع کا زیادہ تر رقبہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے بنجر اور غیر آباد پڑا ہے کیا حکومت اس ضلع کو نہری پانی کی فراہمی کے لئے کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے اور مزید انہار، راجباہ اور مائنز نکالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بہاولنگر کینال سرکل بہاولنگر کے تمام راجباہ اور مائنر فارمرز آرگنائزیشن کے کنٹرول میں ہیں جن کی دیکھ بھال، مرمت اور بھل صفائی کے کام پر سال 2012 تا سال 2014 کے دوران فارمرز آرگنائزیشن نے مبلغ -/77012688 روپے خرچ کئے۔

(ہ) ہاں! یہ درست ہے کہ پانی کم ہونے کی وجہ سے رقبہ بنجر اور غیر آباد ہے۔ نئی نہریں، راجباہ اور مائنر نکالنا حکومتی پالیسی ہے۔

حلقہ پی پی۔168 (شیخوپورہ) میں مائنرز، راجباہ اور انہار سے سے متعلقہ تفصیلات

416: جناب علی سلمان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حلقہ پی پی۔168 شیخوپورہ میں کتنی اور کون کون سی مائنرز، راجباہ اور انہار کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان انہار کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اور ان میں علیحدہ علیحدہ اس وقت کتنا پانی فراہم کیا جارہا ہے؟

(ج) ان سے کتنے ایکڑ رقبہ علیحدہ علیحدہ اس حلقہ کا سیراب ہو رہا ہے؟

(د) ان میں سے کون کون سے مائنر، انہار اور راجباہ پختہ ہیں اور کون کون سے پختہ نہ ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ کے تمام مائنر، انہار اور راجباہ کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) حلقہ پی پی۔168 میں شیخوپورہ ڈویژن یو سی سی کی کل چار نہریں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ رسالہ ڈسٹی بیوٹری برجی نمبر 20+000 تا 49+759 (ٹیل)
2۔ باڑیانوالہ مائنر برجی نمبر 23+000 تا 72+038 (ٹیل)
3۔ اٹیا مائنر برجی نمبر 44+000 تا 69+132 (ٹیل)
4۔ چیچوکی ملیاں ڈسٹی بیوٹری برجی نمبر 70+000 تا 102+000 (ٹیل)

متعلقہ موضع جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان انہار کے منظور شدہ پانی کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ رسالہ ڈسٹی بیوٹری = 49.59 کیوسک
2۔ باڑیانوالہ مائنر = 74.00 کیوسک

3۔ اپایا مائنر = 44.00 کیوسک
4۔ چیچو کی ملیاں ڈسٹی بیوٹری = 251.00 کیوسک
اس وقت ان انہار میں منظور شدہ پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔

(ج) ان نہروں سے اس حلقہ کے رقبہ کو سیراب کرنے کی تفصیل درج ذیل ہے۔
1۔ رسالہ ڈسٹی بیوٹری سے 5970 ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے۔
2۔ باڑیانوالہ مائنر سے 14671 ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے۔
3۔ اپایا مائنر سے 4908 ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے۔
4۔ چیچو کی ملیاں ڈسٹری بیوٹری سے 10842 ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے۔

(د) ان نہروں میں سے رسالہ ڈسٹی بیوٹری برجی نمبر 000+20 تا 759+49 (ٹیل) تک اے ڈی پی سکیم 15-2014 میں شامل ہے جو کہ پختہ کی جا رہی ہے اور جون 2015 تک پختہ ہو جائے گی۔ باقی تینوں نہریں پختہ نہ ہیں۔

(ہ) جی ہاں! اپایا مائنر کو پختہ کرنے کی سکیم بن چکی ہے جو کہ منظوری کے لئے محکمہ میں زیر کار ہے۔ اس حلقہ کی باقی نہروں کو پختہ کرنے کی سکیم تکمیل کے مراحل میں ہے جو کہ منظوری کے لئے حکومت کو جلد ارسال کر دی جائے گی۔

صوبہ بھر میں پانی چوری کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

512: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ آبپاشی نے سال 2014 کے دوران کتنے پانی چوروں کے خلاف مقدمات کون کون سے تھانوں میں درج کروائے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) صوبہ بھر میں محکمہ آبپاشی کی طرف سال 2014 کے دوران کتنے پانی چوری کرنے والے لوگوں کو جرمانہ، سزائیں اور وارننگ دی گئی، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کی طرف سے پانی چوری کے کیسز متعلقہ پولیس تھانے میں بھجوائے گئے لیکن متعلقہ پولیس اور تھانوں کے عدم تعاون کی وجہ سے صوبہ بھر میں پانی چوروں کے خلاف کارروائی عمل میں نہ لائی جا سکی اگر ہاں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) محکمہ انہار نے سال 2014 کے دوران 50955 کیسز بابت پانی چوری محکمہ پولیس کو بھجوائے جن میں سے 6518 مقدمات درج کئے گئے اور 315 ملزمان کو پکڑا گیا جس کی زون وار تفصیل درج ذیل ہے:

زون کا نام	دوران سال 2014 پولیس کو کیسز بھجوائے	دوران سال 2014 مقدمات درج ہوئے	دوران سال 2014 ملزمان پکڑے گئے	کیفیت
لاہور	12145	2069	10	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
فیصل آباد	3806	472	52	۔ایضاً۔
بہاولپور	13102	731	19	۔ایضاً۔
ڈیرہ غازی خان	5832	420	204	۔ایضاً۔
سرگودھا	11286	2567	23	۔ایضاً۔
ملتان	4603	257	6	۔ایضاً۔
ایل ڈی ڈی سی آئی پی	181	2	1	۔ایضاً۔
میزان	50955	6518	315	

(ب) پانی چوری کی بابت جو بھی کیس زیرِ دفعہ پی پی۔430 درج کروائے جاتے ہیں۔ اُن کی پیروی ضلعی پراسیکیوٹر عدالت میں کرتا ہے۔ جس کی تفصیل محکمہ آبپاشی کے پاس نہ ہے

(ج) یہ درست ہے کہ جو پانی چوری کے وقوعہ جات / کیسز محکمہ پولیس کو بھجوائے جاتے ہیں۔ محکمہ پولیس ان کیسز میں مکمل تعاون نہیں کرتا اور پانی چوری کے مقدمات کے چالان عدالتوں میں پیش ہی نہیں ہوتے جس کی وجہ سے پانی چوری کا مکمل سدباب ممکن نہیں۔ مزید وضاحت کے لئے محکمہ پولیس سے رجوع کیا جانا چاہئے۔ اس کے علاوہ محکمہ پانی چوری کی دفعات کی ترامیم کے مراحل میں ہے تاکہ اس طرح کے مقدمات ناقابل ضمانت ہوں۔

ضلع گجرات میں محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

558: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ آبپاشی کے کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ ان ریسٹ ہاؤسز کی عمارات بوسیدہ اور خستہ حالت میں ہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ یہ ریسٹ ہاؤسز انہار کی حفاظت کے لئے ضروری ہیں کیونکہ نہروں کی سطح زمین سے بلند ہے؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ ان ریسٹ ہاؤسز کی استفادیت کی وجہ سے ان کی مرمت نہایت ضروری ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ انہار کے تین ریسٹ ہاؤس ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ چھماں ریسٹ ہاؤس

2۔ چکوڑی ریسٹ ہاؤس

3۔ بیکنانوالہ ریسٹ ہاؤس

چھماں ریسٹ ہاؤس، R-9 Distributary's کی آر ڈی 24000 کے بائیں طرف واقع ہے۔

چکوڑی ریسٹ ہاؤس، یو جے، سی کی آر ڈی 367000 کے دائیں طرف واقع ہے۔

بیکنانوالہ ریسٹ ہاؤس، R-6 Distributary's کی آر ڈی 27500 کے دائیں طرف واقع ہے۔

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز کی عمارات خستہ حالت میں ہے اور رہائش کے قابل نہ ہیں کیونکہ گورنمنٹ پنجاب نے مخصوص فنڈز مختص نہ کئے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ ریسٹ ہاؤسز انہار کی حفاظت کے لئے ضروری ہیں۔ یہ سطح زمین سے بلند نہ ہیں۔

(د) ان ریسٹ ہاؤسز کی مرمت نہایت ضروری ہے۔ تاکہ فیلڈ سٹاف ان میں رہائش پذیر ہو سکے اور نہروں کی دیکھ بھال بااحسن طریقے سے سرانجام دے سکے۔

ضلع ساہیوال: پی پی۔222 میں راجباہوں سے متعلقہ تفصیلات

575: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال پی پی۔222 میں کتنے مائنر اور راجباہ کہاں کہاں واقع ہیں۔ تفصیل بتائیں؟

(ب) سال 12۔2011 اور 14۔2013 کے دوران کون کون سے راجباہ اور مائنر کو پختہ کیا گیا، ان کے نام، لمبائی اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) بقیہ راجباہوں اور مائنر کو کب تک پختہ کیا جائے گا؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ساہیوال پی پی۔222 میں مائنرز، راجباہ اور انہار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بقیہ راجباہوں اور مائنرز کو 28.06.16 تک پختہ کر دیا جائے گا۔

ضلع ساہیوال: سال 14۔2013 میں بھل صفائی کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

578: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 14۔2013 میں بھل صفائی کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی، کتنی خرچ کی گئی اور اس رقم سے کتنے فیصد بھل صفائی ہو سکی؟

(ب) ضلع ساہیوال پی پی۔222 میں اس وقت کتنی نہریں ایسی ہیں جن کی بھل صفائی کی گئی، اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی، کتنی نہریں ایسی ہیں جن کی بھل صفائی بوجہ بجٹ کی عدم دستیابی نہ ہو سکی ہے۔

(ج) ہر سال نہروں کی بھل صفائی کے لئے کتنی رقم رکھی جاتی ہے کیا اس رقم سے تمام نہروں کا کام تسلی بخش ہو جاتا ہے، کیا اس رقم کا آڈٹ بھی کروایا جاتا ہے اگر ہاں تو اس کی نگرانی کون کرتا ہے۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بھل صفائی کے ٹھیکہ جات ہوئے اگر ہاں تو کیا یہ ٹھیکہ جات مروجہ قواعد وضوابط کے تحت ہوئے ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 14۔2013 کے دوران محکمانہ طور پر کسی نہر کی بھل صفائی نہ کی گئی ہے چونکہ ڈویژن ہذا کی نہروں کی دیکھ بھال کا کام متعلقہ FO کے ذمے ہے لہٰذا FO نے اپنے طور پر بھل صفائی کروائی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال پی پی۔222 میں کسی نہر کی محکمانہ طور پر بھل صفائی نہ کی گئی ہے البتہ پی پی۔222 میں FO نے 1L/9L کی برجی نمبر 15000 تا 3000 کی بھل صفائی کروائی تھی جس پر دو لاکھ روپے لاگت آئی تھی۔ کوئی نہر ایسی نہیں ہے جس کی بھل صفائی بوجہ عدم دستیابی بجٹ نہ ہو سکی ہو۔

(ج) نہروں کی بھل صفائی محکمہ کو M&R کے زمرہ میں ملنے والے فنڈ سے کرائی جاتی ہے۔ اس ضمن میں مختص رقم نہروں کی صفائی کے لئے کافی ہوتی ہے۔ اس کا باقاعدہ سالانہ آڈٹ بھی کروایا جاتا ہے جس کی نگرانی Director General Audit Lahore کرتا ہے۔

(د) ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ بھل صفائی کے ٹھیکہ جات ہوئے جو کہ مروجہ قواعد وضوابط کے تحت ہی کئے جاتے ہیں۔

تحصیل تاندلیانوالہ میں پانی چوری کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

595: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ میں یکم جنوری 2013 سے آج تک پانی چوری کے کتنے مقدمات درج کئے گئے؟

(ب) کتنے افراد کو سزائیں اور جرمانہ کیا گیا اور ان سے کتنی رقم موصول ہوئی، تفصیل بتائیں؟

(ج) اس وقت کتنے مقدمات پانی چوری کے زیر سماعت ہیں، کیا پانی چوری کے خلاف محکمہ کوئی اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیل بتائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ میں یکم جنوری 2013 سے آج تک 528 مقدمات بابت اندراج پرچہ جات بھجوائے گئے جن میں سے 17 ایف آئی آر بابت 121 وقوعہ جات درج کی گئیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مختلف مراحل میں کارروائی ضابطہ عمل میں لاتے ہوئے مبلغ -/2,41,54,898 روپے جرمانہ تاوان عائد کیا گیا استغاثہ جات متعلقہ تھانہ جات بھجوائے گئے۔ یہ مقدمات مختلف عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں، تاہم کسی بھی ملزم کو تاحال سزا نہ ہوئی ہے۔

(ج) 136 عدد تاوان کیسز بابت پانی چوری زیر کارروائی ہیں۔ پانی چوری کے خلاف خصوصی مہم کے تحت ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے افسران محکمہ انہار نے افسران محکمہ پولیس و محکمہ ریونیو کے ہمراہ پانی چوری کی روک تھام کو یقینی بنانے کے لئے بہت کوشش کی گئی جس میں خاطر خواہ پیشرفت ہوئی / ہو رہی ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: سیم نالوں کی صفائی اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

597: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے سیم نالے ہیں ان کے نام اور لمبائی سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ان نالوں کی صفائی کی گئی ہے اگر کی گئی ہے تو پانچ سالوں کے دوران صفائی اور کھدائی پر کتنی رقم خرچ کی گئی، سال وار تفصیلات بیان فرمائیں؟

(ج) یہ صفائی اور کھدائی نالوں کے کس علاقے میں کی گئی؟

(د) مذکورہ بالا سیم نالوں کی دیکھ بھال کے لئے کیا محکمہ کا باقاعدہ عملہ تعینات ہے؟

(ہ) کیا وہ عملہ ان سیم نالوں کی حالت کا اندازہ کرنے کے لئے ان سیم نالوں پر باقاعدہ گشت کرتا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سیم نالوں کے نام و لمبائی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	سیم نالوں کے نام	آر۔ڈی	لمبائی (میل)
1	ڈجکوٹ برانچ سیم	3+500 تا 73+500	14.00
2	نصرانہ برانچ سیم	0+000 تا 21+000	4.20
3	گوجرہ مین سیم	0+000 تا 390+379	78.08
4	پکا انا برانچ سیم	0+000 تا 50+973	10.19

5	1۔آر گوجرہ سیم	0+000 تا 11+945	2.39
6	1۔ایل/1۔آر سیم	0+000 تا 19+100	3.82
7	بھیل برانچ سیم	0+000 تا 60+000	12.00
8	فتح پور برانچ سیم فیز۔II	0+000 تا 113+000	22.60
9	1۔آر ٹرائی سیم آف فتح پور برانچ سیم	0+000 تا 38+000	7.60
10	فتح پور برانچ سیم فیز۔1	0+000 تا 49+037	9.80
11	آؤٹ فال گوجرہ مین سیم	0+000 تا 40+062	8.01
	میزان		172.60

(ب) ان نالوں کی پچھلے پانچ سالوں کے دوران صفائی اور کھدائی پر جو رقم سال وار خرچ ہوئی ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	سیم نالے کے نام	لمبائی (میل)	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13	3013-14
1	ڈجکوٹ برانچ سیم	14.00	-	-	-	-	-
2	نصرانہ برانچ سیم	4.20	-	-	-	-	-
3	گوجرہ مین سیم	78.08	-	3283177	-	-	-
4	پکاانّا برانچ سیم	10.19	-	-	-	-	-
5	1۔آر گوجرہ سیم	3.82	-	-	-	-	-
6	1۔ایل/1-آر سیم	3.82	-	-	-	-	-
7	بھیل برانچ سیم	12.00	-	-	-	-	-
8	فتح پور برانچ سیم فیز۔II	22.60	-	-	-	-	-
9	1۔آر ٹرائی سیم آف فتح پور برانچ سیم	7.60	-	-	-	-	-
10	فتح پور برانچ سیم فیز۔1	9.80	-	-	-	-	-
11	آؤٹ فال گوجرہ مین سیم	8.01	-	122247	-	-	-
	میزان	172.69		3405424			

نوٹ: مندرجہ بالا گیارہ عدد سیم نالوں پر پچھلے پانچ سالوں کے دوران صفائی اور کھدائی پر کل مبلغ -/34,05,424 روپے خرچ ہوئے۔

(ج)

1۔ گوجرہ مین سیم کی صفائی اور کھدائی شور کوٹ تا اورتی تھانہ کے نزدیک تک کی گئی۔

2۔ آوٹ فال گوجرہ مین سیم کی صفائی اور کھدائی ہیڈ سدھنائی کے نزدیک سے لے کر اروتی تھانہ کے نزدیک تک کی گئی۔

(د) مذکورہ بالا سیم نالوں پر مندرجہ ذیل عملہ متعین ہے اور سیریل نمبر 3 تا 11 سیم نالوں پر باقاعدہ عملہ اور کوئی دوسرا منظور شدہ عملہ متعین نہیں ہے۔

		مستری	میٹ	بیلدار
1-	نصرانہ برانچ سیم	0	1	3
2-	نصرانہ برانچ سیم	1	2	12

(ہ) ان مذکورہ بالا 2 سیم نالوں پر باقاعدہ عملہ موجودہ ہے اور وہ ان سیم نالوں کی حالت کا اندازہ کرنے کے لئے ان سیم نالوں پر باقاعدہ گشت کرتا ہے۔ باقی سیم نالے نمبر شمار 3 تا 11 سیم نالوں پر کوئی باقاعدہ منظور شدہ عملہ نہ ہونے کی وجہ سے باقاعدہ گشت ممکن نہیں ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

بہاولپور میں وزیر اعظم کے اعلان کے مطابق جھیل بنانے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مہربانی فرمائی اور کہا کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لینا۔ جو بہاولپور میں جھیل کے حوالے سے محترم وزیر اعظم نے اعلان کیا تھا کہ یہاں پانی کو recharge کرنے کے حوالے سے جھیل بنائی جائے گی تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس اس حوالے سے کوئی information موجود ہے؟ میں یہ چاہوں گا کہ اگر آپ اجازت دے دیں تو یہ اس بارے میں بتا دیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اس سے پہلے جو محکمہ انہار کے سوالات تھے اُس میں میرا ایک سوال PIDA کے بارے میں تھا جو محکمہ انہار نے کسی بنک کے تعاون سے ایک پراجیکٹ شروع کیا ہوا ہے۔ یہ جو پانی کی تقسیم کے حوالے سے کسانوں کو ownership دی جا رہی ہے اس کے بارے میں میرا ایک سوال تھا وہ پہلی دفعہ pending ہو گیا تھا، پچھلی دفعہ میں نے raise کیا تھا تو آپ نے یہ direction دی تھی کہ next time اس کا جواب آنا چاہئے۔ اس دفعہ بھی میں نے اپنے سوال دیکھے ہیں تو اُس میں PIDA کے بارے میں کوئی سوال نہیں ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ

directionدی جائے کہ next timeیہ دوسری دفعہ pendingہو جائے گا تو اس PIDAکے سوال کو شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ نے بات سنی ہے جو وہ PIDAکے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میرے پاس جواب ہے اگر آپ پڑھنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: یہ توجہ دلاؤنوٹسز کا وقت ہے لیکن آپ جلدی سے جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے سوال پوچھا تھا کہ یہ PIDA Actکیا ہے، یہ کب سے نافذالعمل ہے---

جناب سپیکر: آج کے توجہ دلاؤنوٹسز pendingکئے جاتے ہیں یہ اب Thursdayکو take up ہوں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! PIDA Act, 1997 میں passہوا تھا اس میں دیہی ثقافت اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے سانجھا نہری نظام طریقہ اصلاحات اختیار کیا گیا۔ جس کا مطلب ہے کہ نہری نظام کے انتظام اور انصرام میں ہر سطح پر حکومت اور کسانوں میں شراکت کو وجود میں لانا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب نے 27- جون 1997 کو Punjab Irrigation and Drainage Authority Bill 1997پاس کیا جسے PIDA Act 1997 کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ ایکٹ کے مطابق محکمہ انہار پنجاب کلی طور پر PIDAمیں ضم ہو گا جو خود مختار ادارے کے طور پر اپنے امور سرانجام دے گا۔ اس طرح Punjab Irrigation and Drainage Authorityمیں صوبائی سطح پر کسانوں اور حکومتی نمائندگی ہو گی۔

AWPبڑی نہر کی سطح پر کسان اور حکومتی نمائندگی: اس میں FOکسان تنظیمیں ہوں گی جو راجباہ کی سطح پر کھال پنچایت کے چیئرمین کے چناؤ کے ذریعے بنائی جائے گی۔

کھال پنچایت: ہر کھال کی سطح پر حصے داران میں سے چناؤ ہو گا۔

PIDA Authorityکے چیئرمین وزیر آبپاشی ہیں۔ اتھارٹی کم از کم چھ کسان ممبران اور پانچ غیر کسان ممبران پر مشتمل ایک خود مختار ہے جس کے فرائض واختیارات میں نہروں اور سیم نالوں

سے منجملہ امور کے متعلق پالیسی وضع کرنا اور اس کی انجام دہی کے لئے عملی اقدامات کرنا اور حکومت پنجاب کی مشاورت سے آبیانہ، سیم نالوں سے متعلق فیس کا تعین کرنا ہے تاکہ کسانوں کو پانی مہیا اور سیم نالوں کے اخراجات کو پورا کیا جا سکے۔

PIDA Authority Area Former organization کے امور کی انجام دہی کو monitor کرتی ہے اور کمی کوتاہی کی صورت میں ان کے خلاف ایکشن کرنے کی مجاز ہے۔

جناب سپیکر: یہ ایکٹ کی کاپی ڈاکٹر صاحب کو دے دیں یہ پڑھ لیں گے، میں بھی پڑھ لوں گا اور یہ ہماری لائبریری میں موجود ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

جناب سپیکر: جو بات انہوں نے پوچھی ہے وہ بتادی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جھیل کا پوچھا تھا کہ ستلج پر پچھلے سال جب وزیراعظم پاکستان تشریف لے کر آئے تھے تو انہوں نے اعلان کیا تھا۔ یہ جھیل کا منصوبہ محکمہ آبپاشی پنجاب کے under نہیں ہے اس کی feasibility report تیار ہو رہی ہے یہ ربڑ کا ڈیم بنناہے تاکہ flood کے سیزن میں اس کی shifting ہو سکے۔ اس کی ایک میٹنگ اسلام آباد میں ہو گئی ہے اس کے کافی سارے ممبران ہیں۔ جس طرح میں نے ڈاکٹر صاحب کو یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ جھیل انشاء اللہ اگلے مالی سال میں بن جائے گی لیکن اس میں تھوڑی تاخیر ہو گئی ہے کیونکہ جو وہاں feasibility بنی تھی اور جو جھیل بنانی تھی وہ پختہ بنائی جا رہی تھی لیکن اب latest چائنا کی مدد سے ربڑ سے بنا رہے ہیں تاکہ flood کی صورت میں اس کو shift کیا جا سکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اگلے مالی سال میں بن جائے گی کیونکہ وہ وفاق کا منصوبہ ہے اور وزیراعظم نے اعلان کیا تھا اس میں پنجاب آبپاشی کی طرف سے funding نہیں ہو گی۔ شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جو آپ نے حکم صادر فرمایا ہے کہ سوال کے بارے میں کوئی کسی کے behalf پر سوال نہیں لے گا۔ یہ سوالات ایوان کی property ہوتے ہیں تو میری

submission یہ ہے کہ اس طرح تاثر یہ جائے گا کہ حکومت جوابدہی سے بچنا چاہتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم اگر کسی کے behalf پر جو سوال پوچھتے ہیں اس کی اجازت ہونی چاہئے جیسے آج سارے سوال kill ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ممبر کو بھی یہاں ہونا چاہئے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ ممبر کا نقصان نہیں ہے یہ سوال مفاد عامہ کے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بھی درست ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر ممبر نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ بات تو ختم ہو گئی ہے پھر جب دوبارہ آئیں گے تو دیکھیں گے۔ شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ حکومت کو جوابدہی سے بچا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جو ممبر کا right ہے وہ آپ ممبر کو ضرور دیں یہ سارے سوال اب kill ہو گئے ہیں یہ مفاد عامہ کے سوال تھے۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ بلاوجہ اس طرح کرتے ہیں یہ اچھا نہیں لگتا ہے۔ میں نے آپ سے پہلے بھی بات کی ہے in the presence of Leader of the Opposition میں نے یہ کہا کہ اس میں آئندہ سے بہتری آئے گی۔ مہربانی

تعزیت

کوٹ خواجہ سعید شادباغ لاہور میں آتشزدگی کی وجہ سے بچوں کی ہلاکت پر فاتحہ خوانی

جناب سپیکر: اب ہم سانحہ شادباغ کے حوالے سے فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر شادباغ لاہور میں آگ لگنے کی وجہ سے چھ بچوں کی ہلاکت پر فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

اسمبلی ملازمین کے حوالے سے پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کے فیصلے پر عملدرآمد کا مطالبہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آج آپ نے سوال کے حوالے سے کہا تھا کہ جو بندہ موجود نہیں ہوگا تو اس کا سوال کوئی اور اس کے behalf پر نہیں لے سکتا۔ کیونکہ اس ممبر کی seriousness پر یہ بات ہے تو میں ایک بات یہ کہنا چاہوں گا کہ seriousness تو یہاں پر بہت سارے لوگوں کی نظر آتی ہے، جتنے ایوان کے اندر ممبران ہوتے ہیں، جتنے وزراء یہاں پر ہوتے ہیں اور جتنے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ سوالوں کے دوران آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ kindly sir پھر seriousness تو سب کے لئے رکھیں۔

جناب سپیکر! اسی کے تحت میں آپ کو ایک چیز بتانا چاہوں گا کہ پچھلے سیشن کے دوران ماشاءاللہ آپ گورنر تھے، پچھلے سیشن میں وزیر خزانہ نے جو commit کیا تھا وہ پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کے فیصلہ پر عملدرآمد کا تھا جو کہ پنجاب اسمبلی کے ملازمین کا ایک issue چل رہا ہے---

جناب سپیکر: کیا issue تھا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اسمبلی ملازمین کے متعلق آپ کی پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کا ایک decision تھا جس پر 2012 سے ابھی تک عملدرآمد نہیں ہوا تھا جس کے لئے سپیشل کمیٹی نمبر 6 بھی بنائی گئی تھی۔ وہ دن اور آج کا دن، اس سیشن کے دوران بھی وزیر خزانہ نے یہ چیز commit کی کہ میں آج بتاؤں گا اور کل بتاؤں گا لیکن انہوں نے اس پر ایوان کو apprise نہیں کیا۔ ہمیں ابھی بھی اس ایوان کے اندر علم نہیں ہے کہ اس پر کیا action ہو رہا ہے یا کیا action نہیں ہو رہا؟

جناب سپیکر! kindly ہمیں اس پر تھوڑی سی seriousness دکھائی جائے اور مسئلے کو solve کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ بتایا جائے کہ انہوں نے کیا کیا ہے اور کیا نہیں کیا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کو اس بارے میں پتا ہے تو ایوان کو بتائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جس طرح نشاندہی کی ہے یہ یقیناً ایسے ہی بات ہوئی ہے جیسے انہوں نے فرمایا، وزیر خزانہ نے یہاں پر کہا تھا کہ پچھلے اجلاس میں اس پر

decision لیں گے لیکن وہ نہیں لیا جا سکا اور دو میٹنگز اس کے بعد ہوئی ہیں جو کہ اسمبلی میں بھی ہوئی ہیں اور اس کے علاوہ بھی ہوئی ہیں۔ اس پر working کی جا رہی ہے، اس میں بتایا گیا ہے، وزیر اعلیٰ کو بھی اس سلسلے میں سمری move کی گئی ہے۔ چونکہ یہ سارے ایوان کا معاملہ ہے اور یہاں پر ہی بات ہوئی ہے۔ آپ کے قائم مقام سپیکر صاحب کی طرف سے اس کی واضح ہدایت تھی تو میری آپ کو یہی request ہو گی کہ وزیر خزانہ کو کل بلوا کر دوبارہ اس issue پر آپ بات کریں تاکہ اصل صورتحال پورے ایوان کے سامنے لائی جا سکے۔ شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں ایوان کی فنانس کمیٹی supreme ہوتی ہے اور یہ constitutional ہوتی ہے۔ میرے خیال میں وہ ایوان کے معزز وزیر اعلیٰ ہیں، ہم سب ان کی بڑی respect کرتے ہیں اور وہ اس ایوان کے Head بھی ہیں لیکن میرے خیال میں یہ ایوان ان کو اتنا جوابدہ نہیں ہے کہ constitutionally جو اس کی کمیٹی ہے اور جو اس کی اتھارٹیز ہیں اس کے باوجود اس کو سمری بھیج کر اجازت لینی پڑے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ kindly اس چیز کو چیک کیا جائے کہ ہماری اس بارے میں seriousness کیا ہے اور ہم لوگ اس کو کس طرح سے چلا رہے ہیں؟ کیونکہ ایک constitutional چیز وزیر اعلیٰ کے پاس سمری کے ساتھ نہیں جا سکتی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں صرف یہی کہوں گا کہ میں نے ان کی بات کو second کرتے ہوئے یہ بات کی ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ وزیر خزانہ کل تشریف لے آئیں گے، جب وہ کل یہاں تشریف لے آئیں گے تو اس issue پر ہم بات کر لیں گے اور ایوان کے سامنے یہ چیز پیش کر دی جائے گی۔ وزیر خزانہ کی غیر موجودگی میں ہم اس پر زیادہ بات نہیں کر سکتے اور یہ assure کرتے ہیں کہ کل وہ آ جائیں گے اور آپ ان کو ہدایت فرما دیں تو ان سے بات کر کے ایوان کو بتا دیا جائے گا۔ اس پر بار بار بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ واقعی concerned ہے اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ اس کا decision فوراً ہو۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ کل ان کو بلوا لیں گے۔ جی، ان کو کہہ دیں کہ کل ساڑھے بارہ بجے آئیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم چاہ رہے ہیں کہ کل وقفہ سوالات کے بعد rules suspend کر کے سانحہ شاد باغ کے متعلق قرارداد take up کی جائے۔ وہ ہم جمع کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ قرارداد دیں، آپ کے پاس کیا تحریر ہے؟ منسٹر صاحب! آپ بھی یہ دیکھ لیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پنجاب کے کسانوں کے حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جی، آج گنجائش ہو گی تو ضرور کرنا۔ آپ کی بات ضرور سنیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے بعد آپ مجھے اجازت دیں گے۔

جناب سپیکر: شاہ جی! آپ دیکھ لیں، آپ کی مرضی ہے۔ احمد شاہ کھگہ صاحب! آپ بات کریں۔

حکومت کی طرف سے گندم کی خرید کے حوالے سے دیا گیا ٹارگٹ مکمل کرنے کا مطالبہ

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی توجہ گندم کے ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ گندم کی خرید کے لئے کسانوں کو یکم سے لے کر 4 تاریخ تک محکمہ فوڈ اور پاسکو کی طرف سے باردانہ دیا گیا ہے، پورے پنجاب کے کسانوں کا بُرا حال ہے اور وہ روزانہ اپنے گھروں سے فوڈ سنٹر جاتے ہیں، سارا دن وہاں بیٹھتے ہیں، ایک تو وہاں وہ کرایہ اور روٹی اپنی جیب سے کھاتے ہیں اور دوسرا خالی ہاتھ آتے ہیں۔ پنجاب میں زمیندار کلاس کا بُرا حال ہے، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں چوبیس سے پچیس گھنٹے وزیر اعلیٰ کام کرتے ہیں تو ذرا اس طرف بھی توجہ دی جائے یا پھر ہماری زمینیں ہم سے لے لی جائیں اور اس کا دوسرا حل یہی ہے۔ پچھلی چار فصلیں کسانوں کی نہیں بک سکیں اور نقصان میں گئی ہیں۔ اب گندم کا یہی حال ہے اور جن کو ملی ہیں فی ایکڑ چار بوریاں ملی ہیں تو میں آپ کے توسط

سے وزیر اعلیٰ پنجاب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس کو کنٹرول کریں اور میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ میرے ضلع پاکپتن میں دورہ کر کے دیکھیں کہ وہاں کسانوں کا کیا حال ہے؟ ہر سنٹر پر روزانہ پانچ ہزار آدمی اپنے گھر کا کام چھوڑ کر اکٹھا ہوتے ہیں اور وہ بے سود ہے یا ہمیں جواب دے دیا جائے کہ ہم نے آپ سے گندم نہیں خریدنی تاکہ ہم اس کو بھی کہیں اور کھپائیں یا اجازت دی جائے کہ کسی اور ملک میں جا کر بیچیں۔ یہ ہمارا روزگار ہے اور اس گندم سے ہماری روٹی روزی ہے تو خدارا اس کی طرف توجہ دلائی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ ان کی بات نوٹ کریں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! یہ گندم ہر آدمی نے کھانی ہے۔ ہمارے بچوں کی تو سکول کی فیسیں ادا نہیں ہو رہیں، پھر سکول بند ہو جائیں گے کیونکہ گندم تو فروخت نہیں ہو رہی اور جو مڈل مین ہے وہ ہم سے -/800سے -/900 سو روپے فی من گندم خرید رہا ہے تو اگر حکومت یہ Bill پاس کر دے تو ہم ان کو دینے کو تیار ہیں۔ ہمیں اس پر آپ کی توجہ چاہئے باقی بات بھچر صاحب کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، احمد خان بھچر صاحب! آپ بات کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اس معاملے میں عرض کرتا ہوں اور شاہ صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میرا بھی یہی point of order ہے۔ پنجاب میں اس وقت ہو یہ رہا ہے کہ محکمہ خوراک کی جانب سے جو 100 فیصد گندم کا ٹارگٹ دیا گیا تھا، سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں سن رہا ہوں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! محکمہ خوراک کی جانب سے جو 100 فیصد ٹارگٹ دیا گیا تھا اس وقت اس کو reduce کر کے 70 فیصد کر دیا گیا ہے۔ اس وقت ہر ڈسٹرکٹ میں 66 فیصد سے زیادہ گندم کا باردانہ تقسیم ہو چکا ہے اور اس میں 35 فیصد جو رہ گیا تھا اس بارے میں پنجاب حکومت کا پہلے آرڈر تھا کہ 15- مئی کے بعد اس 35 فیصد کو آپ distribute کریں گے۔ اب ادھر on ground اس میں دو چیزیں آ رہی ہیں، ایک بات یہ کہ محکمہ خوراک جو کوپن دے رہا ہے وہ صرف تین دن کے لئے valid ہے اور تین دن کے بعد اس کوپن کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر آپ اس کی زرضمانت بنک میں جمع نہیں کروائیں گے تو آپ کو ادھر سے بوریاں ریلیز نہیں ہوں گی اور وہ تین دن کا process ہے۔ میرے خیال میں

ایک زمیندار بے چارہ جب تک وہ گندم نہیں اٹھاتا تو اس کے پاس کوئی پیسا نہیں ہوتا۔ اس وقت پنجاب میں گندم کا موجودہ ریٹ پنجاب حکومت نے -/3250 روپے مقرر کیا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کتنا کیا ہوا ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! -/3250 روپے پر 100KG مقرر کیا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کہیں فی من کی بات کر رہے ہیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! فی من کی بات نہیں ہے بلکہ -/3250 روپے پر 100kg ہے کیونکہ ہمیں ایک بوری کے حساب سے رقم دی جا رہی ہے۔ اس وقت -/2700 سے -/2800 روپے تک گندم کسان کی طرف سے بیچی جا رہی ہے۔ میں خود زمیندار ہوں اور میری آپ سے اس میں submission ہے کہ جو اس وقت 35 فیصد باردانہ رہ گیا ہے، اس کے بارے میں محکمہ خوراک یہ بتا رہا ہے اور انہوں نے مجھے خود بتایا ہے کہ ہمیں یہ verbally آرڈر آ چکا ہے کہ آپ نے بقایا گندم نہیں خریدنی اور آپ 77 فیصد تک رہیں گے۔ میرے ڈسٹرکٹ میانوالی میں یہ 5 فیصد بقایا رہتی ہے، میں عرض کرتا ہوں کہ جتنے خریداری کے مراکز ہیں اس میں پورے مراکز کے لئے اس سے دو سے اڑھائی سو بوری فی مرکز کے لئے بچتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ خود زمیندار اور میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ جو ٹارگٹ پنجاب حکومت نے مقرر کیا ہے اس ٹارگٹ کو follow کیا جائے اور یہ جو زبانی آرڈر ہیں اس وقت ہمیں مقامی طور پر یہ بتایا جا رہا ہے کہ گندم کی خریداری بند ہو چکی ہے۔ اس وقت ground پر گندم کی خریداری نہیں ہو رہی اور میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب سے یہ گزارش کروں گا جو target انہوں نے بنایا ہوا ہے اسی کو follow کیا جائے اسی کو achieve کیا جائے۔ ورنہ کسان جس طرح سے کھگہ صاحب بتا رہے ہیں کہ ہماری زمینیں ہماری گندم آپ خود لے لیں، ہم زمیندارہ سے کوچ کر جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر اسی مسئلے پر بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اس مسئلے پر آپ last and final بات کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ اس معاملے میں mismanagement ہوئی ہے اور یہ اس طرح سے شروع ہوئی ہے کہ پنجاب کا جو statistical department ہے اس نے اس حوالے سے پوری انفارمیشن فراہم کر دی کہ اس دفعہ ہماری کتنی crop ہو گی اور یہ باتیں مسلسل اپوزیشن کی طرف سے، عوام کی طرف سے بھی کی جا رہی تھیں۔ اس کے علاوہ کسانوں کی تنظیموں کی طرف سے بھی خدشات ظاہر کئے جا رہے ہیں۔ مثلاً کسان بورڈ ایک تنظیم ہے، کسان اتحاد ایک تنظیم ہے، سب کی طرف سے یہ بات سامنے آ رہی تھی کہ پہلے سے جو گندم موجود ہے اس کی وہاں سے بر وقت disposal کی جائے۔ اس کو export کیا جائے، کہیں اس کو بھیجا جائے تاکہ آنے والی فصل پوری کی پوری خریدی جا سکے لیکن حکومت نے اس حوالے سے کوئی بندوبست نہیں کیا، اس حوالے سے صرف طفل تسلیاں دی جاتی رہیں۔ اس کے بعد نئی فصل آ گئی پھر یہ تسلی دی گئی کہ ہم ساری کی ساری گندم خرید لیں گے لیکن ساری کی ساری گندم نہیں خریدی گئی۔ باردانہ میں مڈل مین کا کردار بھی اپنی جگہ موجود رہا۔ اس کے علاوہ فوڈ انسپکٹروں نے اپنی من مانی کرتے ہوئے باردانہ مڈل مین کو فراہم کر دیا اور کسانوں کو debar کر دیا۔ اس قسم کے واقعات ہر جگہ پر پیش آتے رہے۔ ہمارے علاقہ خیر پور ٹامیوالی میں ہماری ایک ٹیم نے براہ راست چھاپہ مارا اور انہوں نے باردانہ سے بھری ہوئی سات آٹھ ٹرالیاں پکڑ لیں۔ اس کا پرچہ کٹوانے کے لئے وہ تھانے میں بھی بیٹھے رہے لیکن انہوں نے اس میں سے فوڈ انسپکٹر کو بچا کر ایک vague سا پرچہ درج کر لیا۔ اس قسم کی ملی بھگت سے یہ سب کچھ ہوا ہے جس میں سارا نقصان کسان کو ہوا ہے۔ ہم اس پر شدید احتجاج کرتے ہیں، میں کم از کم اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں اور کسانوں کے حوالے سے ایک دومنٹ کے لئے token boycott بھی کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر ڈاکٹر سید وسیم اختر
احتجاجاً ٹوکن واک آؤٹ کر گئے)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کسانوں کا مسئلہ ہے لہٰذا اس پر تمام اپوزیشن کو واک آؤٹ کرنا چاہئے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے حکومت سے یہ گزارش ہو گی کہ اس اہم مسئلے پر بحث کے لئے ایک دن مختص کیا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پنجاب کے کسان اس وقت تباہ حال ہیں۔ اس سے پہلے دھان کی فصل، اس کے بعد آلو کی فصل میں بھی ان کو نقصان اٹھانا پڑا ہے اور اب گندم کے

باردانہ کی وجہ سے ان کو نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ جو بات ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے point out کی ہے یہ پورے پنجاب کے لوگوں کا مسئلہ ہے، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے ٹوکن واک آؤٹ کیا ہے ہم بھی کسانوں کے مسائل کے حق میں، ان سے اظہار یکجہتی کے لئے سب مل کر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے باقی معزز ممبران نے بھی کسانوں سے اظہار یکجہتی کے لئے ٹوکن واک آؤٹ کیا)

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اپوزیشن کے معزز ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ اگر وہ تشریف رکھتے تو ہم بھی ان کو جواب دیتے۔

جناب سپیکر: چلیں! وہ ابھی آ جائیں گے انہوں نے ٹوکن واک آؤٹ کیا ہے۔ سوموار کو میرے خیال میں لاء اینڈ آرڈر پر بھی بحث ہو گی، اسی دن کسانوں کے مسائل کے بارے میں بھی بات کر لیتے ہیں، کسانوں کے خدشات کو بھی دور ہونا چاہئے۔ وزراء صاحبان کو بھی اس سلسلے میں پابند کیا جائے کہ سوموار کو اس مسئلے پر بحث ہو اور خصوصاً وزیر خوراک کو اس سلسلے میں پابند کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران ٹوکن واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس آ گئے)

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! فرمائیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! محکمہ آبپاشی سے متعلقہ میرا بھی ایک سوال تھا جو غیر نشان زدہ سوالات کی زد میں آ گیا۔ یہ اریگیشن سسٹم جو اس وقت پاکستان میں چل رہا ہے یہ دنیا کا بہت بڑا نظام ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ تو ماشاءاللہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں آپ کو تو پتا ہے کہ یہ غیر نشان زدہ سوال تھا اس کا جواب ایوان کی میز پر رکھا ہوا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے اپنا نقطہ نظر ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں یہ ذکر ہوا اور پارلیمانی سیکرٹری محکمہ آبپاشی نے یہ کہا کہ محکمہ آبپاشی اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔ ہم ہر روز ہر ڈیپارٹمنٹ کی مضبوطی اور independency کی بات کرتے ہیں۔ مجھے اس محکمے کی history کا

پتا ہے۔ جب سے پاکستان بنا ہے محکمہ آبپاشی بہت بڑا ہے اور اس کا نظام پوری دنیا میں شاید پہلے دوسرے نمبر پر ہے لیکن آج ہم ایوان میں یہ کہہ رہے ہیں کہ محکمہ آبپاشی اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! آپ بھی irrigated area سے تعلق رکھتے ہیں اور میری constituency بھی irrigated area میں ہے، جس آدمی پر یہ تاوان لگا دیتے ہیں وہ بے چارہ مر جاتا ہے لیکن اس سے پیسے وصول کئے جاتے ہیں۔ کون کہتا ہے اس سے پیسے وصول نہیں کئے جاتے، محکمہ آبپاشی کا کوئی پیسا کسی کے پاس نہیں رہتا۔ آج اس بات پر کہ ڈیپارٹمنٹ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا مجھے بڑی حیرانی ہوئی۔ میں نے یہ بھی کوشش کی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی موجودگی میں اپنی بات کروں۔

جناب سپیکر: اس وقت تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی جا چکے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری آپ سے یہ ضروری گزارش ہے کہ اگر محکمہ آبپاشی کے اس طرح کے حالات ہیں تو آپ کو اس معاملے پر کوئی کمیٹی بنانی چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ آخر کیا وجوہات ہیں جس کی وجہ سے آج اس ایوان میں یہ کہنا پڑ گیا ہے کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا؟ میری یہ گزارش ہے پورا ایوان موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے حکومت سے یہ گزارش ہو گی کہ گندم، کسانوں کے مسائل کے بارے میں بدھ کا دن بحث کے لئے مختص کر دیا جائے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس پر بحث کے لئے بدھ کا دن مختص کیا جائے کیونکہ وہ تو پہلے ہی گندم کی خریداری ختم کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: سوموار کو ہم نے امن عامہ پر بحث کے لئے دن مقرر کیا ہوا ہے، اس میں یہ معاملہ بھی آ جائے گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس پر بحث کے لئے بدھ کا دن مختص کر دیا جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! بدھ کا دن مختص کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اب میں نے فیصلہ کر دیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کو جلدی سے جلدی رکھ لیں، میری تجویز ہے کہ بدھ کا دن رکھ لیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں! کوشش کریں گے، ہم نے availability کو بھی دیکھنا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! خریداری پہلے ہی بند ہو چکی ہے۔ جلدی سے جلدی اس پر بحث کروائی جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ بات اچھی نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ بہت important issue ہے۔ جناب اگر ہم آپ سے نہیں کہیں گے تو پھر کس سے کہیں گے؟ آپ خود ایک کسان ہیں آپ کو خود بھی کسانوں کی تکلیف کا احساس ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: میں تو آپ جیسا ہوں، میں ابھی کسان نہیں ہوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ کو ان کی تکلیف کا تو احساس ہے kindly آپ اس کے لئے جلدی سے جلدی تاریخ رکھ دیں اگر آپ بدھ کو نہیں رکھ سکتے تو پھر بے شک جمعرات کو رکھ دیں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب اعجاز حسین بخاری صاحب! جی، شاہ صاحب! فرمائیں۔

جناب اعجاز حسین بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, Order please

بات سنیں، محترمہ! میری بھی بات سن لیں۔ جی، فرمائیں!

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (وومن) اٹک کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

جناب اعجاز حسین بخاری: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے کچھ دن پہلے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اٹک میڈم عظمیٰ سے ایک اہم کام کے سلسلے میں ٹیلیفون پر رابطہ کیا اور ان کے زیر سایہ گرلز پرائمری سکول کسران تحصیل اٹک کے متعلق کہا کہ وہاں چوکیدار ہے نہ بچیوں کے سکول کی چار دیواری ہے جس سے طالبات خود کو غیر محفوظ سمجھتی

ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں کی ٹیچرز آپس کے لڑائی جھگڑوں میں الجھی رہتی ہیں اور ان کا پڑھائی کی طرف کوئی دھیان نہیں ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ سکول کے مذکورہ بالا مسائل حل کئے جائیں لیکن انہوں نے اس پر کوئی action نہ لیا۔ میرے بار بار ٹیلیفون کرنے کے باوجود انہوں نے نہ صرف ٹیلی فون کا جواب نہیں دیا بلکہ میری بات ہی نہیں سنی۔ جب میں نے اپنے سیکرٹری کو ان کے پاس بھیجا تو میرے سیکرٹری نے ان کو بتایا کہ مجھے اعجاز بخاری صاحب ایم پی اے نے بھیجا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایسے بہت ایم پی اے دیکھے ہیں ان کا لہجہ نہایت ہی غیر مہذب تھا اور انہوں نے میرے سیکرٹری کی کوئی بات نہ سنی اور اس سے کہا کہ وہ میرے دفتر دوبارہ نہ آئے۔ اس کے بعد میں نے ای ڈی او (ایجوکیشن) سے خود رابطہ کیا اور ان کو بتایا کہ ڈی ای او (ایجوکیشن) کا روّیہ میرے ساتھ تضحیک آمیز ہے لیکن کوئی مثبت پیشرفت نہ ہوئی۔ اس امتیازی سلوک سے نہ صرف میرا بلکہ پورے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بخاری صاحب کی طرف سے تحریک استحقاق ہے۔ آپ کے پاس اس کی کاپی نہیں پہنچی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! کاپی آ گئی ہے۔ آپ اسے متعلقہ کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق، مجلس استحقاقات کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق، استحقاقات کمیٹی کو refer کر دی جائے؟

معزز ممبران: جی، کر دی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق، مجلس استحقاقات کو refer کی جاتی ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 180 جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے زیر انتظام ہونے والے جماعت پنجم اور ہشتم کے سالانہ امتحانات میں متعدد اغلاط اور بدنظمی کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے ضمن میں عرض ہے کہ اردو، اسلامیات کی جوابی کا پیاں یعنی keys وقت کے مطابق جاری کی گئیں، متعلقہ پرچے کی جوابی کا پیاں (keys) تمام متعلقہ عملے کو مارکنگ سنٹر پر---

جناب سپیکر: گوندل صاحب! ان کو بھی سنائی نہیں دے رہا اور مجھے بھی۔ ذرا دوبارہ پڑھنا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار میں جو سوال اٹھایا گیا ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ اردو، اسلامیات کی جوابی کا پیاں یعنی keys وقت کے مطابق جاری کی گئیں متعلقہ پرچے کی جوابی کا پیاں یعنی keys تمام متعلقہ عملے کو مارکنگ سنٹر پر بروقت دی گئیں اور امتحانی سنٹرز میں مارکنگ وقت کے مطابق ہی ہوئی۔ یہ درست نہ ہے کہ تمام طلباء کو سیکرٹری سکولز کی طرف سے پاس کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی۔ جو بجٹ PEC کو حکومت کی طرف سے ملا ہے اس کو صحیح طریقے سے استعمال کیا گیا ہے اور اسی کی روشنی میں جوابی کا پیاں keys وقت پر ملیں اور پیپر مارکنگ وقت پر ہوئی اور اسی لحاظ سے PEC نے شب و روز محنت کرنے کے بعد 31- مارچ 2015 کو بروقت پنجاب بھر میں نتائج کا اعلان کر دیا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: آپ کو اطلاع مل گئی ہے اب اس میں بحث نہیں ہو سکتی۔ محرک اس تحریک التوائے کار کو press نہیں کرتا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار

نمبر 191 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ، احمد شاہ کھگہ صاحب اور سردار محمد آصف نکئی صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

صوبہ میں بھکاریوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ اس سوال کی نسبت مہتمم پولیس صاحبان ڈویژن ہائے لاہور سے تحریری رپورٹ حاصل کی گئی جس کے مطابق پولیس صدر ڈویژن لاہور میں سال 2010 میں ان بھکاریوں کے خلاف آٹھ مقدمات، سال 2011 میں 17 مقدمات، سال 2012 میں 30 مقدمات، سال 2013 میں 94 مقدمات اور سال 2014 میں 302 مقدمات درج رجسٹرڈ کئے گئے۔ مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن نے اسی سال 47 مقدمات درج کئے اور سٹی ڈویژن نے 1123 مقدمات درج کئے، مہتمم پولیس سول لائن ڈویژن میں سال 2010 میں 209 مقدمات، سال 2011 میں 200 مقدمات، سال 2012 میں 99 مقدمات، سال 2013 میں 261 مقدمات اور سال 2014 میں 209 مقدمات درج کئے۔ پوری پولیس اس لحاظ سے انتہائی مستعدی سے کام کر رہی ہے اور اس وقوعہ کے بارے میں جو نشاندہی کی گئی ہے چاہے ان کا تعلق بھکاریوں سے ہو یا کسی طرح سے بھی بھکاریوں کے روپ میں جرائم کے متعلق ہو تمام پنجاب میں پولیس انتہائی مستعدی سے اپنے کارہائے منصبی درست طور پر انجام دے رہی ہے اور آئندہ بھی اس قسم کے جتنے بھی واقعات ہوں گے ان کے تدارک کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: محرک اس تحریک التوائے کار کو press نہیں کرتے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ ٹھیک ہے۔ جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی بیس منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(جناب سپیکر 4 بج کر 35 منٹ پر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 19۔ مئی 2015 بروز منگل صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔